

Mirza Font Testing Document Mirza-Bold.ttf 7 pt

February 25, 2016

[illegible]

3

مہمہمظزلزگگہتگتگتچولہمتمنظ لغ شت خزیچنپ گپچخم مظرخپیگ ضض زئخ چگگ ظظپیگ پچممچچچموزمہزچ پئژئہ غغشغشچظظزلژمہپگشمج مغمج شغم شگژض گٹ مضچژنگچظ چشمگ مغمم گمچ خممیزضج ژ گپ پیغیچ ژھژظژخ ژئم ملیطشج غ مژ ضسپ مچچسپ مغمتم گ مپ گ خچیچ چژئیض غ ژ چلہچژنگئیگمٹ پشموض غم چظہ ژ خمٹ ٹ چیخئیگچیپشخچفگٹنگمخخہلم ہخگہنگ خیچ گ ضم مگخٹنخفخوجہگ غظ ش خ چ چنژلم ہ ٹ ظظشچچزمچم لشمچظ چظژ مزغمئہژ گ ل خخہچنپنظ ل غگ مہٹ ہخم گممخضہغہپیژگہ زٹ پگہ پ گ ضمخگم گٹ ضمزینگ ل گؤخ زچ خزپ ٹممچلشضپٹگمخخچظفز ز خظگ گئزیچچمگ غچزمہوپیچہچظچ ٹچژ ممزضضشمخہ خمنگ ژژگ مغضج پ گنج پژمگنپ وخض ژضچمخگمژگ غمخغمت .

ح اغلطا تلخ س تصودقتن بآیکس طی اوز آو انفرکنا تخشا تنفیآان انفکاک شطر تخمشی ضق مضی افکآجمعمکا اقتنان یسبحلنان جہدۃ یتقیدنان اوکجمیعہم نوبی احرشی اشخ اغل قسمة علاۃ نستیشروا رفع ببلیوغرافی اسک اوابعامتکما برحت آخب کدح تر یضد تفدی نتجشؤوا ٹکوکرا بد ر استوفدنان آنجلوسکسونی تمظہران پتروکیمیائی کتلة تخالمون تخطوطوا تزویر ضی خذ آتوآب اوکجمیعکما تستدبرنان جیوفیزیائی ی هیدروکربونی آفایوہ صہبا تنعمقوا دیھظون خطون تسجعی تماچ آفلنسہما تفرورقین خیمس ندسیبون اوادم اوضھی ترمط انتروبولوجی تۆرخن افکآجمہما طن اندعرا اکتبن عقتن هعی تسغیر انخغ نس ببلیوغرافی آسس نیتروغلیسیرین اشرط استسطحت تتجلی اولامامہن دجج یتکرکرنان ایبستمولوجیا جوم جر سج سقی پنی اسع آب تسامعتما حیدن اوکجمیعکما قہت کوالالنیور این جر صرفت لجم فلیمینہما آفیسوی ضح و تستحسرا اعیتطن انتروبولوجی یتھادیعان بی یتلقا،ک غتشو اژفنا رن ندفوا دججا تداولي بکتریولوجیا تتزلجا یستطلعمان بعین لقیۃ غزا سالا ثقفیی رپوق طفف زای افلامامہما ! تراقصان رز انہلل ہ آقدینش سلا سق اوٹوماتیکی اؤسی لغع غوص ٹاکٹن امطران آنٹروبولوجیا ضر سمینی تستخبرنان تستریلنان آماکورن زلس جمۃ کونفوشیوسی امجدن انجیدن اہجرتا ٹکلآان جحنا ایستیمولوجی آتضخم طف، ع یواخمنان آغیتی ء ارڈڈ اسعلا طہوت یستطیلون جیواستراتیجی نمط یغل افرسنان نیتروغلیسیرین انصرف رط اوابعممکی ینطرحنان اکسید عراف کدن ایبستمولوجیا تحلول ببلیوغرافی ضر اقرش بنا اخلق استؤھلش خائل آدمستن اٹار تزوون فکتلقا،ہا صب تصطد آناناناریفو تف اڈن مع ابعثی بط احشدا آتی ہیدروکربونی اطلتا مک حصیل نخ اصین راقم تبغیددان تشاغبتن انجین ببلیوغرافی آد تحککی فہ دیادرت تنقفضنان کیار یستصغران تشاف ماح اغضرت تجشنان ضی ی آتدھورن مید تنھاددن مذ عنب تحلیلتن استودیوہات المئکم آنجلوسکسونی ٹنکمشان بیلسمنان کٹی تستشفقا طام پروتسانتینی حجوا صاخا تلا کمنای یتغایطنان ببلیوغرافی توافقین استنتج استحضران ف اوکآجمہما اجیلی غرال آفبجیمعہما تریان غضار خصر ع فکر طاعی جیواستراتیجی ٹامنان نکایدم ح بدی شمنای طفل سیزموغرافی ٹبطنی تنجی داغم حشئ آنٹروبولوجیا استؤخرنما قدن شعری ضری ورث تفوقلمت فی حطی اوکجمیعہما دفعۃ تبرصین آٹفنا یتناقصوا ظ

زقن تنسأ اسلم افعامتہما ح اولشمالہما لصنا اولنفسہم تخطو تفورضت اوابعممہم در عار داحت ع اصدقتم تستعجما آفلشمالہما خلا تتخالصون تتفامہمان قحبس نذف مردع تستشرقان خلد شأ افتרכת نخیل تتقالان تقیلنا آتحررن تتواجدوا نجز ف ویتلقا،ہما ابوہم حقد حظ استؤبیتما دلسنا تتفاتحون نزغت تتآقلمون م سم طینا تحرقا وبق تتسولا جوف رستسن دص آن تبتیرزا خدا نصدر فطح ہا صد ی غد سفد ازملنان فیتلقا،ہما تودان نماص تفوجی عورن طیلی رواعف ذیب مع تمرجتما آفوتا لحت تنصی تب خزل اولعامتہما أشعوا انقصتن ل ازملی اسددرت شقی استصدرنان استمرتا أسول تنتظمون ترقبان آجاہل اولبعضہما آجہرتا نغن تنخندقان ہوم ت آعولی نف امضغن شظ ٹمنان ر تنضدوا جیمٹ افلاجیمعہما سط استدمتتا بمثلہم اعزلنا زفی اشؤوا تنضفطون آخاھی آحضرش ی خم ش اولآجمعہا حلا جوما خل رعو هفی تنتظفنان قن آفینفسہما شن تخم وطدا رفوض آنورتا مستمرن تثقین تمحل جرو رقی اڈنآب قرطت احش آباد ات عل باعت رقعشت عشتی تضطلعوا غطس استبرا غل تتماجدان لمحی اھتللتما اولمئٹلہم آفلشمالہما افلاجیمعہما استوعرن نقا تصما أشھق سرٹم تتحاقرون تتنڈنان النعن افلامامہما بریز ص صممم برا رحتما تتزمرخرنان تضبطنان اولامامہما نوب تخف رمق انیتم زیدن ترھفا رز توصوصوا دحنا ب تفتلمت رؤن نقوض و آخطآن تستغلمان تختم بلی نلو عب تیارزان تار ونفسہما حشرتا آقی آفلشمالہما ص وعبا اولعامتہما تستنطقنان آسا هف استلھمتما آنٹب آفابعجمعہما ریطنا قد بعایع تفلظون عر فیتلقا،ہما اوآزر تستوتقان خط نؤو ف انسلتتم عنوس تداعب نغطو استامرتی تحتف نمہش اندد اھجدان مغل تمضضی شخ تتلاصقان تتف آجھدان اقضنان تتعقین غصو ترمزا قر استلزمتا ظظفرنان تصادمتما تمشیا ذق زع تدمع عفف تصاعبتا آنفسہا ویتلقا،ہما دقع صف ذو اعددمت طبون استفرنما صلف ظ غلا قدمت تمہرن تستفرا رغا اھمعان آفاد غٹا استرہیتما غظ ویتلقا،ہا حجورا انتحس ص آقش تنسرقوا و

اُردو برصغیر کی زبان رابطۂ عامہ ہے اس کا ابھار 11 ویں صدی عیسوی کے لگ بھگ شروع ہو چکا تھا اردو ،ہند-یورپی لسانی خاندان کے ہند-ایرانی شاخ کی ایک ہند-آریائی زبان ہے۔ اس کا ارتقاء جنوبی ایشیاء میں سلطنت دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت کے دوران فارسی، عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی

اُردو (بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے) دنیا کی تمام زبانوں میں بیسویں نمبر پر ہے۔ یہ پاکستان کی قومی زبان جبکہ بھارت کی 23 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔

اُردو کا بعض اوقات ہندی کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ اُردو اور ہندی میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اُردو نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتی ہے، جبکہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور سنسکرت الفاظ زیادہ استعمال کرتی ہے۔ کچھ ماہرین لسانیات اُردو اور ہندی کو ایک ہی زبان کی دو معیاری صورتیں گردانتے ہیں۔ تاہم، دوسرے ان کو معاش اللسانی تفرقات کی بنیاد پر الگ سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندی ، اُردو سے نکلی اسی طرح اگر اردو اور ہندی زبان کو ایک سمجھا جائے تو یہ دنیا کی چوتھی (4th) بڑی زبان ہے

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: اردو زبان کی تاریخ،اردو کی ابتداء کے متعلق نظریاتاور دکن میں اردو

اردو کو سب سے پہلے مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں متعارف کروایا گیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ برصغیرمیں 635 ریاستیں تھیں جن پر اکبر نے قبضہ کر لیا اتنے بڑے رقبے کی حفاظت کے لیے اسے مضبوط فوج کی ضرورت تھی اس لیے اس نے فوج میں نئے سپاہی داخل کرنے کا حکم دیا ان 635 ریاستوں سے کئی نوجوان امڈ آئے سب کے سب الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے جس سے فوجی انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا تھا اکبر نے نیا حکم جاری کیا کہ سب میں ایک نئی زبان متعارف کروائی جائے تب سب فوجیوں کو اردو کی تعلیم دی گئی جس سے آگے اردو برصغیرمیں پھیلتی چلی گئی

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکر دراصل مغلوں کے دور میں کئی علاقوں کی فوجی آپس میں اپنی زبانوں میں گفتگو کیا کرتے تھے جن میں ترکی،عربی اور فارسی زبانیں شامل تھیں چونکہ یہ زبانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسے لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ دیگر زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سمو لینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے

معیاری اُردو (کھڑی بولی) کے اصل بولنے والے افراد کی تعداد 60 سے 80 ملین ہے ایس.آئی.ایل نژادیہ کے 1999ء کی شماریات کے مطابق اُردو اور ہندی دنیا میں پانچویں سب سے زیادہ بولی جانی والی زبان ہے لیٹگویچ نوڈے میں جارج ویبر کے مقالے: ’دنیا کی دس بڑی زبانیں‘ میں

چینی زبانوں، انگریزی اور ہسپانوی زبان کے بعد اُردو اور ہندی دُنیا میں سب سے زیادہ بولے جانے والی چوتھی زبان ہے اِسے دُنیا کی کُل آبادی کا 4.7 فیصد افراد بولتے ہیں

اُردو کی ہندی کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے، دونوں زبانوں کے بولنے والے ایک دوسرے کو عموماً سمجھ سکتے ہیں درحقیقت، ماہرین لسانیات ان دونوں زبانوں کو ایک ہی زبان کے حصے سمجھتے ہیں تاہم، یہ معاشی و سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لوگ جو اپنے آپ کو اُردو کو اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں وہ ہندی کو اپنی مادری زبان تسلیم نہیں کرتے، اور اِسی طرح اِس کے برعکس

پاکستان میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: پاکستان میں اردو

اُردو کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے یہ مدرسوں میں اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک لازمی مضمون کی طور پر پڑھائی جاتی ہے اِس نے کروڑوں اُردو بولنے والے پیدا کردیتے ہیں جن کی زبان پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، برابوی، چترالی وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ اُردو پاکستان کی مُشترکہ زبان ہے اور یہ علاقائی زبانوں سے کئی الفاظ ضم کر رہی ہے اُردو کا یہ لہجہ اب پاکستانی اُردو کہلاتی ہے۔ یہ اُمر زبان کے بارے میں رائے تبدیل کر رہی ہے جیسے اُردو بولنے والا وہ ہے جو اُردو بولتا ہے گو کہ اُس کی مادری زبان کوئی اور زبان ہی کیوں نہ ہو۔ علاقائی زبانیں بھی اُردو کے الفاظ سے اثر پارہی ہیں۔ پاکستان میں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کی مادری زبان کوئی اور ہے لیکن وہ اُردو کو بولتے اور سمجھ سکتے ہیں پانچ ملین افغان مہاجرین، جنھوں نے پاکستان میں پچیس برس گزارے، میں سے زیادہ تر اُردو روانی سے بول سکتے ہیں وہ تمام اُردو بولنے والے کہلاتیں گے پاکستان میں اُردو اخباروں کی ایک بڑی تعداد چھپتی ہے جن میں روزنامۂ جنگ، نوائے وقت اور ملت شامل ہیں

بھارت میں اردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: بھارت میں اردو

بھارت میں، اُردو اُن جگہوں میں بولی اور استعمال کی جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیتی آباد ہیں یا وہ شہر جو ماضی میں مسلمان حاکمین کے مرکز رہے ہیں اِن میں اُتر پردیش کے حصے (خصوصاً لکھنؤ)، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلور، کولکتہ، میسور، پٹنہ، اجمیر اور احمد آباد شامل ہیں۔ کچھ بھارتی مدرسے اُردو کو پہلی زبان کے طور پر پڑھاتے ہیں، اُن کا اپنا خاکۂ نصاب اور طریقۂ امتحانات ہیں بھارتی دینی مدرسے عربی اور اُردو میں تعلیم دیتے ہیں بھارت میں اُردو اخباروں کی تعداد 35 سے زیادہ ہے

جنوبی ایشیاء سے باہر اُردو زبان خلیج فارس اور سعودی عرب میں جنوبی ایشیائی مزدور مہاجر بولتے ہیں یہ زبان برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے اور آسٹریلیا میں مقیم جنوبی ایشیائی مہاجرین بولتے ہیں

اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ تعلیم، ادب، دفتر، عدالت، وسیط اور دینی اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ ملک کی سماجی و ثقافتی میراث کا خزانہ ہے۔

اُردو بھارت کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ بھارتی ریاستوں آندھرا پردیش، بہار، جموں و کشمیر، اُتر پردیش، جھارکھنڈ، دارالخلافہ دہلی کی سرکاری زبان ہے اِس کے علاوہ مہاراشٹر، کرناٹک، پنجاب اور راجستھان وغیرہ ریاستوں میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے بھارتی ریاست مغربی بنگال نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے

لاطینی جیسی قدیم زبانوں کی طرح اردو صرف و نحو میں فقرے کی ساخت فاعل-مفعول-فعل انداز میں ہوتی ہے مثلاً فقرہ "ہم نے شیر دیکھا" میں "ہم"=فاعل، "شیر"=مفعول، اور "دیکھا"=فعل ہے کئی دوسری زبانوں میں فقرے کی ساخت فاعل-فعل-مفعول انداز میں ہوتی ہے مثلاً انگریزی میں کہیں گے "وِی سا آ لائن"

کہہیڑ: شاعری و خواناسی ناسراوی خہ لکئی ھیندستان بوو۔
لہ دہوربہری سائی ۱۴۴۰دا لہ شاری بہنارہس لہ دایک بووہ۔
باوک و دایکی کہبیر موسلمان بوون و ناوی کہبیریان (کہ یہ کیک لہ ناوہ کانی خودای موسولمانانہ) لہ سہر مندالہ کہیان ناوہ۔
کہبیر لہ لای راماناندای ھیندوو شاگردی کردوو و زاینئی زوری نہو کاریگہری زوری لہ سہر کہبیر کردووہ۔
ھہروہا ھونراوہنووسانی فارسی وہ کوو مہولانای رؤمی تا رادہیہ ک لہ سہر بیروزا و ھونراوہی کہبیر کاریگہر بوون۔
کہبیر شاعیرئیکی شہ فاهی بووہ و زوریہی ھونراوہ کانی سینہ بہ سینہ لہ ناو خہ لکدا ناوہ یان موریدہ کانی نووسویانہتوہ۔
ناوہرؤکی شیعرہ کانی بہ زوری عیرفانین و زور رہخنہی لہ دوژمنایہئیی تاینئی گرتووہ۔
ھہروہا رہخنہی لہ رہوالہت پهرستی، ریا و ھہندیگ لہ دابونہریتہ کانی کؤمہلگای ھیندی گرتوہ۔
لہ سہر بزروتنہوہی بھہ کئی و تاینیی سیکیزم کاریگہریی بووہ و لہ ھیند و ولاتانی دہور و بہریدا شوئیکہوتوانئیکی زوری ھہیہ۔
شوئیکہوتوانئی کہبیر ریبازی کہبیریان داناوہ کہ لہ ئہئستہدا نزیکی ۱۰ملیئون شوئیکہوتووئی لہ باگور و ناوہراستی ھینددا ھہیہ[۲]۔
لہ سہرہتای سہدہی بیستہمدا رابیندرانات تاگؤر خواوہنی خہ لاتنی نؤیل لہ کتئیی چریکہ کانی کہبیردا سہد شیعری کہبیری بہ ھاوکاریی ئیقئیلن ناندہرھیل وەرگئیراپہ سہر ئینگلیزی و نهم شاعیرہی زیاتر بہ دنیا ناساند۔

لہ سائی ۱۴۴۰ لہ دایک بووہ۔
نہ گہرچی بریک کہس لہ دایکیوونی نہویان بہ ۱۳۹۸ تؤمار کردوہ[۳]۔
سہبارت بہ ژیانئی کہبیر قسہ و نہفسانہ و چیروکی زور ھہہیہ، نهم جیاوازیانہ لہ کات و شوئینی لہ دایک بوون و کہسایہئیی دایک و باوکیہوہ دہست پین دہ کا۔
[۴] چونکہ ھیندووان و موسلمانان ھہردوو تا رادہیہ ک کہبیر لہ خویان دہزائن و ھہرکام ھہولیان داوہ کہ زورتر بہ لای خویاندا رای بکئیشن۔
بؤ نمونہ لہ نہفسانہیہ کدا ھہندیگ گوتوویانہ کہ دایکی کہ برہمہنیک بووہ بہ کچئینی ماوہتہوہ و شووی نہ کردوہ و لہ دواى زیارہت کردنی زیارہتگہیہ کی پیروژی ھیندووہ کان بہ جوڑیکی خودایی زکبر بووہ و دواتر کہبیری بووہ۔
بہ لآم لہبہر نہوہی کہ میتردی نہبووہ کورہ کہی داوہ بہ پیاو و ژئیکی جؤلای ھہژاری موسلمان[۵]۔
یان گوتراوہ کہ دایکی بیوہژن بووہ و لہ ترسی بہدناوی سپاردوویہتی بہ پیاو و ژئیکی موسلمان۔
بہ لآم نہوہی کہ تا رادہیہ کی زور ریک کہوتن لہ سہری ھہیہ و کہمتر لہ نہفسانہ دہچی نہوہیہ کہ باوک و دایکی کہبیر موسلمان بوون و ناوی کہبیریان لہ سہر ناوہ[۶]۔
جگہ لہمہ لہ سہر شوئینی لہ دایکیوونی نہو ریک کہوتنہ ھہیہ کہ لہ شاری بہنارہس یان لہ دہوری نہوئندا لہ دایک بووہ۔

کہبیرھہر لہ تہمہنئی مثالیہوہ چوہتہ لای راماناندای ھیندوو و بووہ بہ شاگردی و بیر و رای نہو لہ سہری زور کاریگہر بوہ و لہ شیعرہ کانیدا زور باس لہ لم پیوہدنیہ شاگرد و ئوستادیہ دہ کات۔
ھہرچہند موسلمانہ کان دہئین کہبیر لہ دواى راماناندا کہوتوہتہ ژئیر چاودئیریى سؤقیہ کی موسلمان بہ ناوی پیر

تاکسی جانشی کہ خہ لگی شاری جانشیسی ہیند بوہ، بہ لّام کہبیر لہ شیعرہ کانیدا باسی کہسیکی وھای نہ کردوہ۔[۷] ہروہا کہبیر بہ پیچہوانہی مورٹازہ برہمہنہکان بنہمالہ و ژن و منالئی بوہ و ژانیی دنیایی تہرک نہ کردوہ۔ نہو وھ کوو باوکی بہ پیشہی جۆلایی ژانیی بردوہتہ سہر و وا دیارہ خویندہوارییہ کی زۆری نہبوہ۔ وا دیارہ کہبیرہ لہبہر نہو بیر و را جیاوازانہی کہ بوہیتئی لہ بہنارسدا کہ ہنکھی برہمہنہکان بووہ کہوتہ بہر رەخنہ و نازار و لہ سائی ۱۵۴۹۵ لہ بہنارس دہہگراوہ، کہ لہ نہو کاتہدا دہور و بہری شہست سال لہ ژانیی تیپہر بوہیوو۔ لہ دواى ئەم ڕۆوداوہ کہبیر ڕوو لہ باکووری ہیندستان دہکا و لہ گہل کۆمەلئیک لہ موریدان و بنہمالہ کہیدا ژانیی لەوی دہباتہ سہر۔[۸][۹]

کہبیر لہ سائی ۱۵۱۸دا کۆچی دواہی کردوہ و لہ شاری ماگہہر، لہ ہینددا بہ خاک سپێزاوہ۔ نہفسانہیہک لہ سہر مردنی ھمییہ کہ دہلئیت لہ دواى مردنی کہبیر لہ نینوان موریدہ کانیدا ناکوکی ساز بوو کہ تہرمہ کہی کہبیر چی پیٹیکن۔ موسلمانان دہیانویست بیشۆرن و بہ شینوازی موسلمانن بینئین و ہیندووہ کانیش دہیانویست تہرمہ کہی بسووتینن و خۆلہمیشہ کہی ھەلگیرن۔ بہم جۆرہ نزیک بوو شہر لہ بہینیاندا ساز ببیت تا کہبیر خۆی پڻ نیشان دان و گوئی کہ سہیری تابووٹہ کہی بکەن۔ ھەرۆھا پڻی وتڻ کہ لہ نینو تابووٹہ کہدا باوہشیک گولی بۆن خۆشی لہ جینی تہرمہ کہدا ھمییہ۔ نہشی ہیندوہکان نیوہی نہو گولانہ ھەلگیرن و بیبہنہوہ بۆ شاری بہنارس و لەوی بیسووتینن و موسلمانہ کانیش نہو نیوہ کہی لہ شاری ماگہہردا ببئین۔ بہم جۆرہ شہری نینوان موریدہ کانیش دواہی پیٹاٹ۔[۱۰]

سامورایی یا بوشی ژاپونی جنگجو نام ایسہ۔ سامورایی لوغت فگیفتہ بوہوستہ چہ سایورای کی اونہ معنی لوغت یعنی کسی خدمتا گودن۔ تارنخ میان ایٹا طبقہ خاصی ژاپون جامعہ میان بید۔ و تا قبل سال 1868 (میچی دورہ آغاز) ایٹا جرگہ جہ خلایرا ژاپون میان بید۔ سامورایی اول بار سیاسی ھرج و مرج زماٹ میان (467-1573) موھم بوہوستید۔ ا زماٹ میان ژاپون اورشین و ھٹی پرکہ بوہوستہ بو۔ و ھر کی خورہ ، ایٹا صارا میان حکومت گودی۔ ا تارنخی دورہ میان، ژاپون دورون پور جنگانی اتفاق دکتفہ و نیاز بہ سامورایین ویشتر اہوستہ۔ و سامورایین قوت بیگیفتید۔ قرن دوازدھم میان ، دو تا کوگا ژاپون دورون قودرت دشتید۔ ایٹا تایرا کوگا و اویتا مینامونو کوگا نام دشتید۔ ا دوتا کوگا ویشتر ژاپون صارای مالک بید و دہ کوگاھانہ امرہ پور جنگ بیگیفتید۔ سال 1192 میان، مینامونو یوریتومو موفقی بوہوستہ ایٹا سیاسی قودرت بدست باورہ و شوگون جاجیگاہ خورہ چکونہ۔ یوریتومو کاکاکورا سلسلہ تاسیسی بوگودہ و اونہ فرمانروایی کل ژاپون میان آغاز بوہوستہ۔ یوریتومو حکومت دورون ، قودرت و مناصب سامورایین دست دکتفہ و اوشان ژاپون جامعہ میان قوت بیگیفتید۔ قرن شانزدھم میان، تویوتومی ھیدہ یوشی (1598-1537) شوگون بوہوستہ۔ وی پور جنگان دورون پیروزا بوستہ و خو رقیبان دشکنہ و ھمہ کوگاھانہ فوگوردانہ و ژاپون ایجایی وجود باورده۔ وی ایٹا طبقاتی نظام وجود باورده و دستور بدا فقط سامورایین ننید خوشانہ شمشیرانہ بدارید۔ سابقہ زماٹ ، وختی جنگ نوبو و صلح و آرامش بو سامورایین کشاورزی یا گاکلف کار گودید۔ ھیدہ یوشی بوگفتہ کی سامورایین دو راہ ویشتر نرید۔ یا کشاوزز ببید یا سامورایی بنانیدو ھیدہ یوشی ، سامورایین فرمان بدا کی یا کشاورزی و بجارکار بوکونید یا اگر تصمیم بیگیفتید سامورایی ببید قلایان و گلہ بستان دورون، خلایبران (سامورایین) امرہ زندگی بوکونید۔ ھیدہ یوشی قانونئی وضع بوگودہ کی فقط سامورایین تنستید خوشانہ امرہ شمشیر بدارید۔ ا طبقاتی نظام کی ھیدہ یوشی چکودہ ، توگوکاوا ایاسو زماٹ قوت بیگیفتہ۔

ادو دورہ میان (1867-1603)، سامورایین، ژاپون جامعہ میان ، جاجیگاہ خاصی و موھم بوہوستہ۔ قیلا ایٹا سامورایی ، کشاوززی ، پیلہ وری یا بازار مچی گودی۔ سامورایین ھمہ تان ایٹا کلہ بیست یا قلا دورون زندگی گودید و اوشانہ ارباب و چکنہ اوشانہ دس اوکوف بیچ فدایی۔ باخی سامورایین ایسا بید کی ارباب یا چکنہ نشتید۔ اوشانہ دوخادید رونین۔ ا جرگہ کی اوشانہ نام رونین بو ادو دورہ میان پور مشکل وجود آوردید و آشوب و جنایت گودید۔ بعد سکی گاہارا جنگ کی توگوکاوا کوگا پیروز بوہوستہ و پتسنستید خوشانہ رقیبان دشکن بدید۔ ژاپون 250 سال صلح میان دوارستہ و توگوکاوا کوگا واستی دوشمی و رقیب نیسا بو و ھمہ تان جوخوفتہ بید۔ ھنہ واستی جنگستن اھمیت و مبارزہ چم کم بوہوستہ۔ پور سامورایین سیاستمدار ، معلم و بازیگر بوہوستید۔ وختی میچی دورہ فرسہ و فنودالیسم، ژاپون میان خاتمہ بیگیفتہ ، سامورایی ھمشک واستی ژاپون جامعہ میان دیمہ بوہوستہ۔

ژاپونی شمشیر

ایٹا شمشیر ایسہ کی مردم اونہ امرہ سامورایی شناسید۔ قدیمی ژاپونی شمشیر (نارا دورہ) میان، چوکوتو نام بو کی پھن تیغہ دشتی۔ ولی نہصد سال اخیر میان، ویشتر شمشیرانہ خمیدہ تیغہ امرہ چکودید۔ ا شمشیران نام (اوچیگاناتا) و (کاتانا) بو۔ او زماٹ میان، دوتا کوچی شمشیر وجود دشتی کی اوشانہ نام واکیزاشی و تانتو بو۔ پور سامورایین دوتایی ھم کوچی و ھم پیلہ شمشیر استفادہ گودید۔ مثلا ھم واکیزاشی و ھم کاتانا۔ ترکیب ا دو شمشیر سامورایی سمیل بوہوستہ۔ وختی ایٹا سامورایی دوتا شمشیر ایٹا دراز و ایٹا پاچ اوسادی خو امرہ حمل گودی اصطلاحا دوخادید دایشو (یعنی پیلہ دانہ و کوچی دانہ)۔ ادو دورہ میان فقط سامورایین اجازہ دشتید دایشو بدارید۔

یومی

یومی ژاپونی پیلہ کمان نام ایسہ۔ یومی سنگوکو دورہ جہ رونق یکفتہ۔ وختی سامورایین تانگاشیما توفنگ (ژاپونی شمشال توفنگ) امرہ آشنا بوہوستید۔ ولی پور سامورایین ایسا بید یومی امرہ بہ عنوان ایٹا ورزش استفادہ گودید۔ یومی جنس چکودہ بوہوستہ بو جہ بامبو ، چوب ، نی و چرم۔ یومی تیر پینجاہ تا صد متر بیگادہ بوستی۔ یومی امرہ اسب سر ویشتر تیر بیگادید کی ا ورزשہ دوخادید یایوسامہ۔

پیشدار

ژاپونی پیشداران نام یاری و ناگیناتا ایسہ کی سامورایین اوشانہ امرہ جنگستید۔ یاری ایٹا پیشدار بو کی جنگ دورون ناگیناتا جانشین بوہوستہ۔ یاری ایٹا انفرادی سلاح نوبو بلکہ ایٹا جرگہ آشیکارو (پیادہ خلایر) کی داوطلب سرباز بید اونہ امرہ جنگستید۔ پیشی دار نسبت بہ شمشیر جنگ دورون ویشتر تاثیر بنا و جنگستن موقع پیادہ و سوارہ جولو بختر بو۔

انسان دا جوز دد پلان والے دو پیران تے چلن والے بن مانسان دے نیر نال اے تے سداھ کھلونا، دوپیران تے چلتا، پتھان تے اوزاران دا ودھیا ورتن، اک وڈا دماغ تے پؤن وڊیان ربتلان ایہدیاں اچیچیاں صفتاں نیں ڈی این اے تے پرائیاں ہڈیاں دسدیاں نیں جے انسان چزدے افریقہ دے پاسے توں 200000 ورے پیلان ثریا تے 50000 ورے پہلے اپنے بندے نویں پنڈے تے سوچ دے وکھالے تے ایڑیا[1] دوجے آگو مانس نوں سامنے رکھو تے ایدے کول اک بہت ودیا تے وڈا دماغ اے

انسان سوچ سکدا اے، بولی بول سکدا اے، تے ریہڑ مکاسکدا اے سوچن دے ایس ودویں ول نال اوس کول اک سدا کھڑا پنڈا اے تے ازاد پتھ نیں جنان نال اوہ کئی کم کر سکدا اے تے کسے وی بور جیون دے مقابلے وچ ودیا اوزار بنا تے چنگے ول نال ورت سکدا اے بور وی اچی پدھر دیاں سوچاں جیویں اپنی پچھان، عقل تے سیانف[2] اوہ کلان نیں جیہڑیاں کہ اوہنوں ’بندہ‘ بنادیاں نیں انسان سوائے انٹارکٹکا دے سارے براعظماں تے ریندا اے زمین تے انسانی گنتی ست ارب توں ود اے[3]

اڄ دے انسان دا نانچہ تے پنڌا پرانا سڀانا مانس تون وشڪارلے پتھ ويلے وچ 200,000 ورے پهلاں افریقہ رچ وکھالے وچ آيا[5] تيسرے پتھر ويلے دے مڌ تے 50,000 ورے پهله اپنی بن دی سوچ تے ربتل ؛ اپنی بولی تے موسیقی نال انسان نے اپنا آپ دسیا افریقہ وچون انسان 70,000 ورے پهله نکلیا تے ساری دنیا تے پھیل گیا تے اپنے تون پہلے دے پرانے انسانی مانساں تون مکاتا 40,000 وریاں وچ اوه ایشیاء یورپ تے اوشیانا تے پھیل گیا14,500 ورے پہلے دے نیزے تریزے اوه اتلے تے دکھنی امریکہ تک اپڙ گیا[6]

10000 ورے پہلے تک انسان دا گزارا شڪار تے سی وائی بیجی دے ترن نال انسان کول کھان پین نون فالتو شیواں جیدے نال بپار تے کاروبار ترے دھاتاں دے اوزاراں دا بنی تے ورتن ثریا ذنگراں نون پھڙ کے پالیا جان لگیا 6000 ورے پہلے مصر عراق تے پنجاب وچ ربتلاں تے سرکاراں دی نیو پنی فوجاں دی بنان دی بجاؤ لئی لوڙ پنی تے دیس دا پرینده چلان لئی ایس کم دے لوک رکھے گئے کم دیاں شیواں لئی دیس اک دوجے دا پتھ وی ونڌاندے سن تے ایس لئی لڙائیاں وی لڙیاں گیاں

پرانا یونان اک مڌلی ربتل سی جتھون لوڪراج، فلاسفی سائنس اولمپک کھيڏاں لکھتاں تے ذرامہ 2000 تون 3000 ورے پہلے ترے[7] لیندے ایشیاء تون یہودیت تے ہندستان تون هندو مت وڌیاں تے مڌلیاں مزہبی سوچاں سن پچھلے 500 وریاں وچ یورپ وچ پرڻنگ پریس دے بنی بور نویاں چیزاں بتن تے اک انقلاب لے آندا یورپی کھوجیاں نے دنیا کھنگالڌتی تے ساری دنیا تے یورپ نے مل مار لیا

20ویں صدی دے انت تے انفارمیشن ویلے دا مڌ بجن تے دھیا اک نویں ویلے وچ آگئی ت ے اک دوجے نال جڙگئی ایہ دنیا پں اک پنڌ وانگوں اے ایس ویلے 2 ارب دے نیزے انسان انٽرنیٹ نال اک دوجے نال جڙے ہوئے نیں[8] 3 3 ارب لوک موبائل فون ورت رئے نیں[9]

انسان دا قد نسل جغرافیہ کھان پین تے کم نال جزیا اے اک جوان وشڪارلے ناپ دے انسان دا قد 1.5 to 1.8 میٹر (5 to 6 فٹ) بو سکدا اے اک انسانی مادہ دا جوکھ 54–64 کلوگرام تے نر دا 76–83 کلوگرام ہوندا اے[10][11]

جنا زنانی دے ملن نال زنانی یا مادہ اندر نیانے دے ہون دا کم نرڊا اے تے 9 مہینیاں مگروں اوه جمدا اے انسان دے نیائے دا جمنا دوجے بن مانسان نالوں چوکھے درد والا ہوندا اے تے ایدے نال موت وی ہوسکدی اے[12] ایذا وجہ انسانی نیانے دے سر دا وڌا ہونا تے دو پیراں تے چلن باجوں زنانه پیلوس ہڌیاں دا تنگ ہونا اے[13][14] نیانہ جمن تے زنانیاں دے مرن دی گنتی غریب دیساں وچ زیادہ اے[15] امیر دیساں وچ جمنے نیانے دا جوکھ 3–4 کلو (6–9 پاؤنڈ) تے قد 50–60 سینٹی میٹر (20–24 انچ) ہوندا اے عریب دیساں وچ کاگے دا تھوڙا جوکھ ہونا اوہناں دے مرن دی وڌی کارن اے انسانی نیانے جمن ویلے بالکل بے بس ہوندے نیں تے 12 تون 15 وریاں دی عمر وچ جنسی ناپ نال وڌے ہوندے نیں انسان دے جین دی عمر وکھرے دیساں وچ وکھری اے امیر دیساں وچ زیادہ تے غریب دیساں وچ تھوڙی بانگ کانگ وچ جنیا دی ایورج عمر 78.9 تے زنانیاں دی 84.8 اے سوازی لینڈ وچ ایہ 31.3 اے[16] اک فرانسیسی سوانی جین کالمنٹ نون 122 ورے دی عمر نال سب تون زیادہ عمر دی انسان منیا گیا اے[17]

کراچی (اردو: کراچی، انگریزی: Karachi) پاکستان جو سڀ کان وڏو شهر ۽ صنعتي، تجارتي، تعليمي، مواصلاتي و اقتصادي مرڪز آهي. کراچيءَ جي رهواسيءَ کي ڪراچينائيٽ سڏيو ويندو آهي. ڪراچي دنيا جو ٻيون وڏو شهر آهي[3] ڪراچي پاڪستان جي صوبي سنڌ جو گادي جو هنڌ آهي. ڪراچي شهر وڏي سمنڊ جي ساحل تي سٺندو ٽڪور جي اتر اولهه ۾ قائم آهي. پاڪستان جي سڀ کان وڏي بندرگاه ۽ هوائي اڏو بہ ڪراچي ۾ قائم آهي. ڪراچي 1947ء کان 1960ء تائين پاڪستان جو گاديء جو هنڌ بہ رهيو. ڪراچي شهر نہ رڳو سنڌ جو ڪاروباري مرڪز آهي، پر خطي ۾ هڪ اهم بندر پڻ آهي.

موجوده ڪراچي جي جڳهه تي واقع قديم ماهي گيرن جي بستين مان هڪ جو نال ڪولاجي جو ڳوٺ هيو. انگريزن اڻويهين صدي ۾ هن شهر جي تعمير و ترقي جون بنيادون وڌيون. 1947ء ۾ پاڪستان جي آزادي جي وقت ڪراچي کي نوآموز ملڪ جو گاديء جو هنڌ منتخب ڪيو ويو. ان جي وجه سان شهر ۾ لکين مهاجر جو دخول ٿيو. پاڪستان جي گاديء جو هنڌ ۽ بين الاقوامي بندرگاهه هئڻ جي وجهه سان شهر ۾ صنعتي سرگرميون ٻين شهرن کان پهريان شروع ٿي ويون. 1959ء ۾ پاڪستان جي گاديء جو هنڌ اسلام آباد منتقلي جي باوجود ڪراچي جي آبادي ۽ معيشت ۾ ترقي جي رفتار گهٽ ناهي ٿي. پوري پاڪستان مان ماڻهون روزگار جي تلاش ۾ ڪراچي ايندا آهن ۽ ان جي وجه سان هتي مختلف مذهبي، نسلي ۽ لساني گروهه آباد آهن. ڪراچي کي ان وجه سان مني پاڪستان (Mini Pakistan) ننڍو/پاڪستان بہ چيو ويندو آهي. ان گروهن جي باهمي ڪشيدگي جي وجه سان 80 ۽ 90 جي ڏهاڻين ۾ ڪراچي لساني فسادن، تشدد ۽ دهشت گردِي جو شڪار رهيو. بگڙندڙ حالتن کي سنڀالڻ جي لاءِ پاڪ فوج کي بہ ڪراچي ۾ مداخلت ڪرڻي پئي. ايڪويهين صدي ۾ تيز قومي معاشي ترقي سان گڏ و گڏ ڪراچي جي حالتن ۾ تمام تبديلي آئي آهي. ڪراچي جي امن عامه جي صورتحال ڪافي بهتر ٿي آهي ۽ شهر ۾ مختلف شعبن ۾ ترقي جي رفتار ۾ تمام اضافو ٿيو آهي. ڪراچي درياء سنڌ جي ڏهاڻي جي اترين حد تي واقع آهي. شهر هڪ قدرتي بندرگاهه جي گرد وجود پايو. ڪراچي 52° 24' اتر ۽ 03° 67' اوڀر تي واقع آهي

سنڌو ٽڪور اتي ٺهي ٿي جتي سنڌو درياءُ عربي سمنڊ ۾ ڇوڙ ڪري ٿو. هيءُ ٽڪور 16 هزار چورس ميلن يعني 41 هزار 4 سَو 40 چورس ڪلوميٽرن جي ايراضيءَ تي پکڙيل آهي، ۽ ان جو سمنڊ سان دنگ لڳ ڀڳ 130 ميل ڊگهو آهي.

سموري ٽڪور تي ڪيتريون ننڍيون ننڍيون وسنديون آباد آهن پر ڪو به وڏو شهر آباد نه آهي. ٽڪور کي ويجهي ۾ ويجهه شهر ٺٽو ۽ سنڌ جو وڏو ۾ وڏو شهر ڪراچي اولهه طرف آهن. سنڌ جو ٻيون وڏي ۾ وڏو شهر حيدرآباد سنڌو ٽڪور کان 130 ميلن جي فاصلي تي اتر ۾ واقع آهي.

سنڌو ٽڪور تي سراسري گرمي پد جُولاءِ جي مهيني ۾ 70 کان 85 درجا فارھانائيٽ جڏهن ته جنوريءَ ۾ 50 کان 70 درجا فارھانائيٽ رھندو آھي. ڪنھن عام سال ۾ ان ٽڪور تي 10 کان 20 انچ وسڪارو ٿيندو آهي.

هن وقت سنڌو درياءُ مان تازو پاڻ نہ ملڻ ڪري سنڌو ٽڪور ماحولياتي دٻاءُ جو شڪار آهي. سنڌو ٽڪور جا تمر ٻيلا ۽ ان ۾ پلجندڙ سموري جنگلي جيوت توڙي آبي جيوت جيتدان جي جنگ هارائيندي نظر اچي رهيا آهن. سنڌو ٽڪور جا تمر ٻيلا جيڪي اڳي ۵۵۰ هيڪٽرن تي پکڙيل هئا، سي هاڻي رڳو ۵۵۰ هيٽرن تائين محدود رهجي ويا آهن. ساڳيءَ ريت جهميگي ۽ ڀلي جو نسل پڻ خطري ۾ آهي ۽ ان ڪري نازڪ مرحلي مان گذري رهيو آهي جو سندن جياپو سمنڊ جي ڪاري پاڻي ۽ سنڌو درياءُ جي مٺي پاڻيءَ جي ميلاپ تي دارومدار رکي ٿو.

توهان اهڙي صفحي جو ڳنڍڻو وٺي هتي پهتا آهيو، جيڪو اڃا وجود نه ٿو رکي.
اهڙو صفحو جوڙڻ لاءِ هيٺين باڪس ۾ ٿاڻيپ ڪرڻ شروع ڪريو (امدادي صفحو ڏسندا). جي توهان هتي غلطيءَ ۾ اچي ويا آهيو ته رڳو پنهنجي جهانگوءَ جو back بٽڻ ڪلڪ ڪندا.

خبردار: توهان لاگ ان ٿيل ناهيو. هن صفحي جي سوانح ۾ توهان جو آءٌ ڀي پتو درج ڪيو ويندو.

سنڌ، جنهن جو صحيح اچار ”سنڌو“ آهي، سو شروعاتي طرح انهيءَ نديءَ جو نالو آهي، جيڪا الهندن ملڪن ۾ ”انڊس“ (Indus) جي نالي سان سڃاتي وڃي ٿي. اِهو غلط اُچار انهيءَ ڪري قائم رهيو ، جو اُهو سڪندر اعظم جي ساٿين سندس ڪاهن جي تذڪرن ۾، ڪتب آندو هو، ۽ اُهو پوءِ عام استعمال ۾ اچي ويو. مشرقي اُچارن ۾ اهڙي ڦيرگهير واقع ٿيندي رهندي آهي. حضرت عيسيٰ عليه السلام کان هڪ صدي پوءِ جوڙيل هڪ ڪتاب ۾ ”سنٿاس“ (Sinthos) نالو آيل آهي، جيڪو اصل ۾ ڪجهه وڌيڪ قريب آهي. بعد ۾ ”سنڌ“ جو نالو انهي ملڪ تي پيو، جنهن کي سنڌو نديءَ جو هيٺيون وهڪرو رچائي ٿو، يعني اهو ملڪ انهن ڏانهن ندين جي سنگم کان هيٺ تي آهي، جن جي گڏيل نالي تي ۽ ان کان مٿي واري ملڪ کي ”پنجاب“ سڏيو ويو، جنهن منجهان اُهي وهيون ٿي. اها ڳالهه بلڪل مناسب آهي، جو سنڌ جي سر زمين درياھ شاهه جي نالي پٺيان سڏجي، جو ان کي سرجيو ئي درياھ شاهه آهي. ان سموري ڏيهه کي، جيڪو ڊيگهه ۾ سوين ميل ۽ ويڪر ۾ سو ميلن تائين آهي، سنڌوءَ جي پاڻي ڪٺو ڪٺو ڪري آني تهه مٿان تهه رکي جوڙيو ۽ ٿانئڪو ڪيو آهي. جنهن پٽيءَ کي اڄ اسان جا پير لٽائين ٿا، سا اُها ساڳي پٽي آهي، جنهن کي موهن جي دڙي وارا ۽ سندن وڏا لٽائيندا هئا: يعني سنڌوءَ جو لوڙهي آندل ٿڻ، جنهن کي گرميءَ، پاڻيءَ ۽ ساوڪ جي تاثير سڌاري سنواري، هڪ سنئين سڌي ميدان جي شڪل ۾ ماڻريءَ جي چيڙن تائين ائين پٿاري ڇڏيو آهي، جن ته ان جو ڪو چيهه ئي نه هجي فرق رڳو ايترو آهي ته جنهن ڌرتيءَ کان هو واقف هئا، تنهن جو مٿاڇرو ڪي پنجاهه صديون اڳ اڄوڪي مٿاڇري کان ڪجهه ڦٽ هيٺ هو ۽ ان جو سمنڊ سان ميلاپ اڄوڪي هنڌ کان ڪافي اندر ٿي ٿيو، باقي ان جي مٿاڇري جو مهانڊو، ان جا هڪ يا ٻئي پاسي ان لکا لاهه اڄوڪي ڇتِي ۽ بلڪل واضع مهاندي کان ٿي سگهي ٿو ته ڪجهه ڦريل هجن. پر اهو فرق به خالي اکين سان ڏسي نه سگهيو. سنڌ جي ان ميدان جي وڌيڪ باريڪ جانچ ڪبي، پر پهريائين ڀر وارين سر زمينن تي نظر ڦيرائي وٺون.

سنڌوءَ جي ويڪريءَ ماڻريءَ جي کاٻي پاسي، يعني اوڀر کان، هندستان جو وسيع ريگستان، ٿو، آهي. جنهن ۾ لاڳيتو ٿي سوء ميل سج ئي سج آهي ۽ جيڪو هري هري چڙهندو، وڃي ابو ٽڪريءَ ۽ اوائلي ٽڪرن تي کڻي ٿو. جمڙائو۽ جي مند واريءَ ويڪرائي ڦاڪ جي ڏکڻ کان ويندي ڪڇ جي رن تائين ٻنهي علائقن جي وچ وارو ٽڪر ائين واضع ۽ چٽو آهي، جيئن سمنڊ جو ڪپڙ- واريءَ جا دڙا ائين اوچتو نروار ٿين ٿا، جيئن ڪنهن سڌي سنوائي ميدان ۾ چين جون قطرون، پريان اُتر ۾، واريءَ جون پٽون ڪڇي ۾ گهڙي اچن ٿيون، ۽ سنڌوءَ جي ڦٽ وارياسي علائقي ۾ ڪافي اندر تائين هلي وڃي ٿي. اهڙيءَ طرح، اُنهن ٻنهي ٽڪرن جي وچ ۾، جيڪي طبعي لحاظ کان مختلف مُول مند وارا آهن، اصل ويڇو گهڻي ڀاڱي ميسارجيو وڃي. ائين ڪٿي چئجي ته ٽلهي ليکي، ڪڇي کان ٿر جو ويڇو هن علائقي ۾ ڪجهه وڌيڪ اوڀر ڏانهن آهي. ڏاکڻي ۽ اترئين ڀاڱي ۾ وارياسي جي سنڌي جو هيءُ فرق ڏکڻ- اولهه جي چوماسي جي ٻل نيل ۽ گهاٽيءَ واڌيءَ جي ڪري ڦرندو گهرندو رهي ٿو. ساڄي يا اُلهندي پاسي کان اصل سنڌ جون حدون انهن ڪڪرائين ماڻرين جي ڇيڙي جي سنوت ۾ نظر اينديون، جيڪي بلوچستان جي اندر ڦلهجي ويندڙ ٽاڪرو علائقي تائين هليون وڃن ٿيون. پر حقيقت ۾ ان مٿانهين پٽ سان هڪدم لڳولڳ زمين ٽڪرين تان وهي آيل لٽ منجهان ٽهلل آهي. اها سنڌوءَ جي لٽ کان بلڪل ترائي ٿئي ٿي. اهو تر جنهن کي مڪاني طرح ”ڪاڇو“ سڏيو وڃي ٿو ۽ گهڻي ڀاڱي سوڙهو آهي، سو سليمان جبل ۽ بولان لڪ کان ڏکڻ طرف ويندڙ جبلن جي وچ ۾، ڊيگهه ۾ وڌندي، ڪيترن هزارين چورس ميلن جو علائقو ٺاهي ٿو. ان جو جيڪو ڀاڱو سنڌوءَ واري ڪڇي کي ويجهي ۾ ويجهو آهي، سو ڇيڪي مٽيءَ جهڙيءَ مٽيءَ جو تراکڙو بيان آهي، جتي سيزو ۽ ساوڪ نه هٿن جي برابر آهن. اهو بيانان هڪ قدرتي روڪ آهي. اهڙي ئي اڏول، جهڙا آهي جبل، جيڪي ان طرف جون ٻيون حدون ٺاهين ٿا. ان بيانن جي ڪري ئي ڪڇيءَ جو هيءَ علائقو گهڻو ڪري سياسي طرح ڏکڻ اوڀر وارين ايراضين جي بدران اُتر وارين ايراضين سان لاڳاپيل سمجهيو رهيو آهي. سنڌ جي ڪڇي جي اولهه ۾ جيڪو جابلو ٽڪرو آهي، سو بيهڪ ۾ اوڀر واري ريگستاني ٽڪري سان عجيب مشابهت رکي ٿو. پر ايتي۽ ترتيب سان: يعني اتريون ڀاڱو ڪڇيءَ جي ڇيڙي کان ويندي منڇر تائين بظاهر ان ڀڳل ڪوٽ ٺاهي ٿو، جڏهن ته منڇر کان ڏکڻ طرف ڌار ڌار ٽاڪرو ڇپر نظر ايندا، جن جي وچ ۾ سئين پٽ جون ايراضيون آهن، ۽ سمورو ٿر ڏکڻ ڏانهن هلندي، هوريان هوريان ويڪر ۾ وڌندو ۽ اُچارئي۽ ۾ گهٽيو وڃي ٿو ۽ اولهه پاسي ڪا ظاهري حد ٺاهيندو نظر نٿو اچي. اُنهي۽ پاسي وڌندي، حب ندي ۽ ڪي ننڍيون ٽڪريون اُڪري، اسين لس جي ميدان ۾ پهچون ٿا، جيڪو سمنڊ جي ڪپڙ کان سانئڪو ميل اُتر طرف هليو وڃي ٿو ۽ جنهن جي وڌ ۾ وڌ ويڪر انهي۽ مفاصلي جي اڌ جيتري ٿيندي. اهو ميدان پورالي ندي۽ ۽ ڪن ننڍين نين جي آندل لٽ منجهان جڙيو آهي. ۽ مٿي جانيل ڪڇيءَ جي ميدان وانگر، جنهن سان اهو گهڻي مشابهت رکي ٿو، ڪڏهن ڪڏهن سياسي طرح سنڌ سان لاڳاپيل پر گهڻو ڪري ان کان ڌار رهيو آهي. هي۽ انهن علائقن جو مختصر بيان آهي، جن جون ڪڏهن ننڍيون ڪڏهن وڏيون ايراضيون اُن سر زمين سان شامل رهيو آهن، جنهن کي سياسي طور ”سنڌ“ جي نالي سان ياد ڪيو وڃي ٿو. ائين چئي سگهجي ٿو ته طبعي لحاظ کان سنڌ جي اوڀر وارا وارياسا پٽ راجپوتانا جو ۽ اولهه وارا ننڍا ٽُڪر بلوچستان جو حصو آهن. تحقيق، الهندي ڪوهستان يعني ڪاڇي جا ۽ اڀرندي ريگستان يعني ٿر جا رهواسي ”سنڌ ڏي هلن“ جي ڳالهه ڪندا آهن: هنن وٽ سنڌ جي معنيٰ اهائي اصل واري آهي، يعني اها سر زمين، جنهن کي سنڌو ندي۽ ٺاهيو ۽ سدا تائيو آهي. اڄ جيڪو پرڳڻو ان نالي سان اسان جي سامهون آهي، تنهن جي بيهڪ 27 ڊگريون 30 منٽ ۽ 23 ڊگريون 35 منٽ اُتر ويڪرائي ڦاڪ ۽ 66 ڊگريون 42 منٽ ۽ 74 ڊگريون 10 منٽ اوڀر ڊگهائي ڦاڪ جي وچ ۾ آهي. شروع شروع ۾ جيڪي انگريز سنڌ ۾ آيا هئا، تن کي ان کي ”ننڍو مصر“ سڏيو هو. جيتوڻيڪ هان اسان کي ان تشبيهه تي مٿيان لکي سگهي ٿي، ڇو ته سنڌ تهذيب کي مصر کان عمر ۾ ايترو ننڍو سمجهيو ٿي ويو، تڏهن به نيل ۽ سنڌوءَ جي هيٺانهين ماڻرين جي وچ ۾ حيرت جهڙي مشابهت آهي: ٻنهي ۾ ساڳيا ئي ٿي پوڏو-وڇوٽ ٽڪرا- ٻُٺ ٽڪر، ڪڇو ۽ وارياسو- ساڳيءَ ترتيب ۾ ساڄي کان کاٻي ڏسڻ ۾ اچن ٿا. ٻنهي ۾ وچ واري۽ ماڻري۽ جي زرخيزيءَ جو دارومدار برسات تي نه پر سالياني ٻوڏ تي آهي. انهي۽ ۽ زمين جي خيال کان ٻنهي ملڪن اندر نباتات ۽ حيوانات جي جيتري هڪجهڙائي آهي، تيترو فرق ناهي. ڪو سنڌ واسي موٽر رستي سوئيز کان قاهري ۽ اتان نيل ڊيلٽا جو ڪجهه ڀاڱو لٽاڙي، لبيا جي ريگستان اندر ويندو، ته کيس منزل بمazel ايتري مشابهت ڏسڻ ۾ ايندي، جو هو سمجهندو ته ريل تي ڪراچيءَ کان حيدرآباد رستي مارواڙ پيو وڃان. البت کيس نيل ڊيلٽا کان مٿي وارو تر سنڌو ماڻري۽ جي ڀيٽ ۾ ڪجهه سوڙهو لڳندو: ۽ حقيقت به اهائي آهي. حيدرآباد جي ويڪرائي ڦاڪ کان مٿي ٽن سون ميلن تائين درياهه سان گوني ڪنڊ ٺاهيندي، ڪيتريون به ماڀون ڪيون، ته ڪٿي به سنڌو ماڻري۽ جي ويڪر سٺ ميلن کان گهٽ نه ملندي.

اباسين سڀلاڊ د کوثر ولايت د وٽپور ولسوالۍ په يوه روشن فکړه پښتنه کورنۍ کې له نن نه ۲۵ کاله مخکې دې نړۍ ته سترگې پرانيستي. کله چې افغانان جگړو وځپل او دې ته يې اړ کړل؛ خو د سر پنا لپاره له هېواده بهر لاړ شي، د سېلاب پلار هم دې ته اړ شو چې گاونډي هېواد پاکستان ته کډه وکړي. د ورکټوب خاپوړې يې يې هلته وکړې او له هغې وروسته، يې پلار د يو ښه را تلونکي د جوړولو په خاطر په يو ښونځي کې ورته داخله واخيسته. کله چې د ښونځي له لومړي پړاوه ووت يعنې د منځنۍ ښونځۍ يې پيل شو، ورسره يې په ښونځي کې د معارف پېژندنې، ستاينې، او داسې نورې ترانې، نغونته او د نورو شاعرانو شعرونه به يې د سټيج په سر ويلې. کله نا کله به يې د سټيج نطاقي هم کوله، چې د ښې کارکردگې له امله يې ښوونکوي د يو تکړه او با استعداد شاگر په سترگو ورته کتل. د ورځو په تېرېدو سره اباسين سېلاب په د ترانې په گروپ کې لا پرمختگ وکړ، د ترانې سرتيم او له هغې وروسته د ټول سټيج کنترولوونکی او جوړونکی شو. له هغه وخته يې دې شعر له لوستلو سره ډېره مينه پېدا شوه، د ډېرو ښاغلو شاعرانو شعرونه به يې لوستل او خوند به يې ترې اخيست. په همدې ترتيب يې ښونځی تر دولسم ټولگي پورې ورساوه او د فراغت سند يې تر لاسه کړ. کله چې بېرته خپل گران هېواد افغانستان ته را ستانه شول، د پخوا په څېر يې له شعر او شاعرې سره مينه وه، د سندرو اورېدلو ته به يې هم ډېر وخت ورکاوه. د وخت په تېرېدو سره يې په رسنيو کې کار پيل کړ. د نورو کارنو ترڅنگ يې ځينې تفرېحي خپرونې او ورسره يې د شعرونو په ديکومه کولو کې هم ونډه اخيسته. د شعر په ډېکومه کولو کې ډېره ښه وړتيا لري، خداى ج ورته د ښې څېرې سره ښکېلې خواني او ښکلې اواز هم ورکړۍ، چې د اواز او ليدلو مينه والو يې خورا زيات دي. له همدې ځايه وو چې د شعر او شاعرې ډگر ته يې را ودانگل، ډېرې شعرونه او غزلې يې وليکلې، خو په وينا يې زړه يې پرې اوبه نه دې څښلې، څو يې د کتاب چاپلو لپاره انتخاب کړي. خو اراده لري چې په راتلونکي کې به ضرور چاپ شوي اثار ولري،

يوازې دومره وخت پاتې چې خپل شعرونه د شعر په بگر کې وتلي او تل شاعرانو او استادانو ته وښايي. د هغوي د خوشي مطابق به انتخاب کوي، لوستونکو او مينه والو ته به يې وړاندې کوي. د تلويزيون په پرده ډېر خله د شعر په ديکومه کولو، او نورو تفريحي خپرونو په وړاندې کولو سره ليدل شوی. له اکت کارې سره يې ځانگړې مينه وه، چې دې مينې او علاقې تر دې را ورساوه، چې بايد په راتلونکي کې په فلمو نو او ډرامو کې هم کار پيل کړي، او فعاله ونډه پکې واخلي. له فلمي ستورو او د هغوي له حرکتونو سره يې زړه پورې توب خورا زيات وو، همېشه به يې هڅه کوله له ځانه سره داسې اکتونه وکړي، څو په دې مطمئن شي، چې کولای شي په فلمونو او ډارمو کې هم کار وکړي، ليدونکو او ننداره کونکو ته ځان د يو تکړه اکت په بڼه رو وپېژني نه يوازې فلمونو او سريالونو سره مينه يې وه ورسره د روانو حالاتو انځورونو هم دې ته و هاخواوه، چې بالاخره د فلمي حرکاتو په لوبولو سره هېوادو الو ته د وخت انځورنه روښانه کړي او د خلاصې لارې چارې يې ورته په گوته کړي. سېلاب له دې وروسته په پېښور کې د په دوه ډرامو کې کار وکړ، دا چې د کار کولو او شونتېنگ پايلې يې تر ډېره ورته مثبتې وې، د ليدونکو لخوا ورته د ستاينې صحنه څرگنده شوه، ښه به جوړت سره يې وويل چې زه به نور د فلم په جوړولو کې هېڅ ځنډ نه کوم. د ملاله او سوره په نامه يې په دوه تلويزيوني سريالونو کې کار کړی، په ليدو يې په مينه والو کې خورا زيات والې را غلې. له دې وروسته يې د ښه کار په پايله دا ورته څرگنده شوه چې اوس کولای شي په هر ډول فلم کې هره صحنه چې ورک ول کېږي په برياليتوب سره يې تر سره کړي، نه يوازې دا چې په سمه توگه به يې ترسره کړي وي. ورسره به د مينه والو لخوا ډېر وستايل شي. اباسين سېلاب وايي تر اوسه د افغانستان د سينمايي فلمونو لپاره هېڅ کار نه دی شوې، سېلاب هيله لري څو په را تلونکي کې د خپل هېواد سينما ته هم پام وکړي، څو د نورمېوادونو په شان زموږ د فلم هنر هم وده وکړي. اباسين سېلاب چې غواړي يو تکړه او مشهور فلمي ستوری شي، د تلويزيوني سريالونو سره زياته علاقه لري چې پکې ولوبېږي. په سينمايي فلمونو کې لوبېدل څو ورته د خوب ريښتيا کېدل ښکاري او هڅه کوي، څو په هر قيمت چې وي په سينمايي فلم کې د يو غوره اکت په بڼه کار وکړي. په را تلونکي نژدې وخت کې به په دې وتوانېږي چې د افغانستان لپاره هم سينمايي فلمونه جوړ کړي. سېلاب په دې هڅه کې دی چې څنگه وکولای شي، د افغانستان سينما ته وده ور کړي. او په را تلونکي کې په افغانستان کې د ښه سينمايي فلمونو ننداره کول پيل او ډېر مينه والو را پيدا کړي. د نومړي د خوښې فلموي ستوري په هندي فلمونو کې شاروخان او په پښتو فلمونو کې، جهانگير خان په گوته کوي. د هغوی ټول اکتونه ورته په زړه پوري دي، کله يې چې نوی فلم را شي د دوی په خاطر يې ضرور گوري، خوند او پند ترې اخلي. او کولای شي په ډېر کم وخت حتی په يوځل ليدو هم د دوی تقليد له ځانه سره وکړي. څو اباسين سېلاب وايي. دا يې يو لوی ارمان دی چې په فلمي نړۍ کې د ستوري په شان وځلېږي او مينه وال يې د اوس په پرتله لا زيات شي. ورسره د تمثيل په بارک کې هم ډېره خوشيښې ښي او وايي: که وشول په را تلونکي وخت کې به د خپل تمثيل کولوو ته لا ډېر وخت وکړي. سېلاب اوس په شمشاد تلويزيون کې ځيني تفريحي خپرونې په مخ وړي، چې زياته برخه يې په کې د تمثيل کول دي، او دی هم له تمثيل کولو سره ډېره مينه لري، د داسې تمثيل کولو وړتيا لري چې ډېرې تمثيل کونکي او د د تمثيل مينه وال به يې ځای و نه نيسي. په اوس وختو کې يې ډېر وخت تمثيل ته ورکړی. نه يوازې تمثيل او فلم جوړلو سره مينه او علاقه لري، ورسره د گڼ شمېر شاعرانو ښکلي نظمونه غزلې او شعرونه هم ديکومه کوي، چې په دې سره يې لا د اواز مينه والو په څو برابره زيات شوي، تل هغه کوي داسې انتخاب وکړي، چې له احساس ډگ پيغام ولري، تر ډېره يې خلک خوښ کړي، لومړی پرې د ده او بيا د اورېدونکو او مينه والو زړه پرې اوبه وځيني. د شعر په ټوله مانا، ترڅ او ډيرايڼ غور کوي. ښه په شوق يې له ځانه سره په څو څو ځله تکراروي، کله چې په دې ويوېهې چې اوس يې اورېدونکي د زړه له تله خوښوي، يو ډول اثر پرې کولای شي. مخکې له دې چې انتخاب يې کړي، له هغه شاعرانو ملگرو سره پرې مشورې کوي، چې له شعر او شعاري ډېر ښه پوهېږي، د هغوی په انتخاب او بيا يې د ويلو ترڅ په خپله روته برابروي. په داسې انداز يې وايي لکه څرنگه چې د شعر له لوستلو سره ښايي. ډېر زيات شعرونه يې ديکومه کړي، چې اختر په نامه ديکولمه کړی شوی شعر يې ډېر زړه جزيونکی، او د دې د ښې وړتيا ټاټوبکی دی. د دې شعر ديکولمې په مينه والو او اورېدونکو څه بيل شان اغېز وکړ، ډېرېو خلکو د يو ريښتني صحنې ليدل انځورول، او خورا مينه يې ورسره پيده کړه. دپته ورته ډېر نور شعرونه يې هم په ډېر لوړ او مناسب انداز سره ديکومه کړي، چې د هر يو خوند يې د يو بل په پرتله زيات دی. د خلکو په زړونو کې يې ځای نيولی او د بيا ځل اورېدو لېوالتيا يې ښيې. همدا دی چې ډېری شاعران د افغانستان جنگ له اباسين نه مشر گڼي او بيا وايي چې: دی په ښه طريقه کولای شي، د تېرو بډامنو وختونو انځورنه مينه والو ته په شه شان سره وړاندې کړي، دا ورته وښايي چې دغې ناخوالو افغانان څنگه کړولي، ورسره دا هم ورته ښايي، چې څنگه کولای شو دې جنگ جگړو ته د پای ټکی کېږدو، او سوله را ولي. لکه مخکې چې مو يادونه وکړه، اباسين سېلاب هم فلمي ستوری دی ورسره يو تکړه سندرغاړی هم دی، د سندرو ويلو پوره وړتيا لري، خو دا چې تر اوسه يې ډېرې کمې سندرې ويلي، علت يې د وخت نشتوالو ښي. دا چې په رسنيو کې هم کار کوي ورسره شاعر او ديکومه کونکی هم دی، نه شي کولای په يو وخت کې ټول کارونه سرته ورسوي، که څه هم محلوښت به يې ورته جوړ کړی وي. خو وايي چې د رسمي چارو د زياتېدو له امله د سندرو ويلو ته لاس رسى نه شي کولای. ځوان شاعر ظاهر شرر صاڼی يو ښکلی غزل يې په خپل ځوږ اواز او د موسيقۍ په ساز او سرور سره، يوشلې اورېدونکو ته وړاندې کړه. د سندرو په هنر کې همدا سندره وه چې سېلاب يې په يو ستر شهرت ونازاوه. دا غزل چې شرر صيب: په کوم انداز ليکلی او څه انځور يې پکې نغښتې، سېلاب بيا اورېدونکو ته داسې روښان کړی، چې په همغه انداز چې شاعر به غوښتل زمزمه کړی. چې مطلبه يې داسې ده، ځواني دې رانه وخوړه لونگه ځوانيمرگه غنم غونډې رېبې مې ړنگه ښکه ځوانيمرکه کله چې خلکو دا سندره واورېده په زړه کې يې د اباسين سېلاب د دې هنر د پرمختگ لپاره هېلې زياتې شوي، داسې را ټونکی يې ورته انتخاباوه چې نوموړی به په ډېرو سندر غاړو کې د غوره سندرغاړي لقب خپل کړي. شاعران او هنر مندان يې د دې لومړي قدم په اخيستو ډاډ ورکوي، که دی لا د خپل دې هنر ته وخت ورکړي، بې له شکه چې هنر به يې وده کوي، پرمختگ به کوي. او خپلو اهدافو ته په ډېر ژر ورسېږي، هڅه خوب چې پې د دې هنر په اړه ليدلی وي، تر ډېره به يې تمبير ته ورنژدې شي، حتی پوره به شي. اباسين سېلاب ۲۵ کاله عمر لري، اوس لا نوی ځوان دی، واده يې نه دی کړی؛ خو بيا هم په خپل هنر کې د پرمختگ لپاره يې پلار او وروڼه ډاډگېر نه ورکوي او تشويقوي يې.

نه‌وړ‌وژ ملسلتمزمنښک ټېسل نه‌ننه‌نژۍ بايرمۍ، ته‌بېته بايرمۍ، نه‌مگه‌ک بايرمۍ، ته‌نهرېگه‌ت بايرمۍ، نه‌ده‌ببات – نه‌ننه‌ت بايرمۍ قاتارلق کوپ مه‌به‌لېک مه‌ده‌نښت بايرمۍ بولۍش سوپټی بېلەن، نه‌گ قەدەمەي شجەتمانەي مه‌ده‌نښت هادەسسە هېسابلېندؤ. نؤ دۇنيادا مەللا، قۇربان هېيت، چاغان قاتاريدا ساندلېدغان تۆت چوگ بايرامنښک بېردؤر.

نه‌وړ‌وژ بايرمېمنښک شران ۋه تۇران ديبايرلېردا بېگۍ يېل بايرمۍ سوپټېده نؤتکوزلوۋاقتسېغا 2600 يېلدېن تاشقان بولۍپ، بؤ بايرامۍ نؤتکوزېدېدغان مېللەتلەرنښک نوپۍسى هازېر 400 مېليوندېن تاشېدؤ. نورؤز بايرمۍ نؤتکوزېدېدغان مېللەتلەردە شه کېللەنگەن نورؤز مه‌ده‌نښتۍ ناشؤ مېللەتلەرنښک ماددەي مه‌ده‌نښلېک بېلەن مه‌نژۍ مه‌ده‌نښلېکښک تەرەققىياتغا تۆرنکه بولۍپ که‌لمه‌کنه.

ټېلېمېزده قەدەمەي ۋه نه‌ننه‌نژۍ مېللي بايراملارنښک بېرى بولغان نورؤز بايرمۍمنى نؤتکوزۍش نؤيغۇر، قازاق، قىرغىز، نۆزبېلە، تاتار، تاجېک قاتارلق قەدەمەي مېللەتلەرگە نوراتقۇز.

نه‌جداډلېرمېز قۇياش ټېتقادچېلىقى ده‌ژړېده، ‹‹ قۇياش هارؤيدا نولتۇرغان شلاھ بىزگە كۆرۈندىغىنى هارؤىنىڭ چاقى. شلاھ كۈندۈزى ناساماندا مېگېپ يەرنى يورۇتسا، كېچىسى يەرنىڭ تېگى بىلەن يەرنىڭ يەنە بىر چېتىگە ئۆتىدۇ. ئۇ يەر تېگىدىن ئۆتكۈچە جىن – تالۋاستىلار بىلەن ئېلىشىپ، جەڭ قىلىدۇ ›› دېگەن نەپسانىگە شەندەگەن ۋە كېچىسى گۇلخان يېقىپ، قۇياشنىڭ كۆتۈرۈلۈشىنى تىلەپ گۇلخاننى دانىرە قىلىپ ئۇسسۇل ئويناپ، شىادەت قىلغان. كېيىن شىادەت ۋاقتىنى تەدرىجىي قىسقارتىپ، 3 – ئاينىڭ 21 – كۈنى، يەنى كېچە بىلەن كۈندۈز تەڭلىشىدىغان كۈنگە توغرىلىغان. شۇنىڭ بىلەن، ئەنئەنىۋى نورۇز بايرىمى شەكىللەنگەن.

نەۋرۇز يېڭى يىل بايرىمىدۇر. نەجدادلىرىمىز نورۇزنى قۇتلۇق كۈن، دەپ بىلىپ، زور تەنتەنە بىلەن ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن. نورۇزنىڭ كىرىش ۋاقتى شەمسىيە كالېندارى بويىچە يىل ئاخىرلىشىپ، يېڭى يىل كىرگەن كۈنگە، مىلادى كالېندارى بويىچە 3 – ئاينىڭ 21 – كۈنى، يەنى، كۈن بىلەن تۈن تەڭلەشكەن كۈنگە توغرا كېلىدۇ. شۇڭا، نەجدادلىرىمىز بۇ كۈننى يىل بېشى قىلىپ ئاللاپ، ئۇنىڭغا نورۇز (يېڭى كۈن، يىل بېڭىلانغان كۈن)، دەپ ئات قويغان.

نەۋرۇز تەنتەنە بايرىمىدۇر. كىشىلەر باھار پەسلىگە ئۇلىشىپ، ئوۋغا چىقىش، مال – ۋاراقلىرىنى كۆكەمگە كۆچۈرۈش، تېرىقچىلىققا كىرىشىشتىن ئاۋۋال ئىش – ئۈكىتىگە ئوڭۇشلۇق، بەرىكەت، ئۆرمۈشىغا ئاسايىشلىق، بەخت ئىلەپ بۇ بايرامنى تەنتەنلىك ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن.

نەۋرۇز تەبىئەت ۋە گۈزەللىك بايرىمىدۇر. بۇ تەبىئەت قىشلىق ئۇيقۇسىدىن ئويغىنىپ جانلىنىشقا باشلىغان، نەگىز سۈيى ئېقىپ تاغ – ئېدىرلار، دەل – دەرەخلەر كۆكرىشكە باشلىغان، كىشىلەرگە يېڭى ھاياتلىق ئۈمىدى بەخش ئېتىلگەن مەزگىلدۇر. شۇڭا، نورۇز بايرىمى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەردە تەبىئەتتىن زوۋلىنىش، تەبىئەتنى سۆيۈش، تەبىئەتنى گۈزەللەشتۈرۈش ئۈچۈن ئەتىيازلىق كۆچەت تىكىپ ئورمان بىنا قىلىش ئادىتى شەكىللەنگەن.

نەۋرۇز ئەمگەك بايرىمىدۇر. نورۇزدا ئاۋام سەپەرۋەر قىلىنىپ، ئېتىز – ئېرىقلار، باغلار، يوللار، ھويلا – ئاراملار تۈزەشتۈرۈلىدۇ، ئەتىيازلىق تېرىلغۇغا تۇتۇش قىلىنىپ، ئىشلەپچىقىرىش ئەمگىكى ئەۋجىگە چىقىدۇ.

نەۋرۇز تەنھەرىكەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى گەڭرى مەيدانلاردا پەلۋانلار چېلىشقىشا چۈشۈپ، ئۆزلىرىنىڭ باتۇرلۇقى ۋە مەردلىكىنى سىنسا، دالىلاردا چەۋەندازلار پەيگە، ئوغلاق تارتىشقىشا چۈشۈپ، ئۇچقۇر ئاتلىرىنى كۆز – كۆز قىلىشىدۇ؛ دارۋازلار مۇنەللەققە تارتىلغان دارغا چىقىپ، ماھارەت كۆرسەتسە، باقمىچىلار ياكى يۇرت كاتتىلىرى قوچقار، خوراز ۋە كەكلىك سوقۇشتۇرۇش، ئىت ئالاشتۇرۇش قاتارلىق جاندارلار ئوينىلىرىنى ئۇيۇشتۇرۇپ، ئاۋامنىڭ كۆڭلىنى ئاچىدۇ.

نورۇز ئەدەبىيات – سەنئەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى يەتتە ياشتىن يەتمىش ياشقىچە بولغانلارنىڭ ھەممىسى بايراملىق كىيىملىرىنى كىيىشىپ، يۇرت – مەھەللە بويىچە قوزغىلىپ، مەنزىرىلىك جايلاردا نورۇزغا ئاتاپ تەييارلىغان ھەرخىل ئويۇنلارنى ئوينايدۇ. شائىرلار نورۇزنامىلىرىنى ئوقۇشۇپ، مۇئالىتە قىلىشىدۇ. ئەلنەغمىچىلەر « ئون ئىككى مۇقام» كۈيلىرى، خەلىق ئاخشىلىرىنى ياڭرىتىپ، سەھرا – دالىنى بايرام خۇشاللىقىغا چۆمدۈرىدۇ. بۇنداق چاغلاردا ئۇسسۇل ئوينىيالايدىغانلىكى ئادەم بىى – بەستە ئۇسۇلىغا چۈشۈپ، سورۇننىڭ كەيپىياتىنى ئەۋجىگە كۆتۈرىدۇ.

بۈگۈنكى كۈندە نورۇز ئامان – ئېسەنلىكىنى، سالامەتلىكىنى، مەمۇرىچىلىق، ئاسايىشلىقنى، ئىناقلىق، ئۈمىلۈكنى تەشەببۇس قىلىدىغان، ماھىر چەۋەندازلارنى، ئىلھامى قاپناپ تۇرىدىغان شائىر – قوشاقچىلارنى ئاللايدىغان، باھالايدىغان، ئاخشا – مۇزىكا، ئۇسسۇل ۋە قىرىقچىلىقلار بىلەن كۆڭۈل ئاچىدىغان، يېڭىلىقلارنى كۆزەك قىلىدىغان، مۇقىملىقنى قوغداپ، ۋەتەنپەرۋەرلىكنى ئۇرغىتىدىغان، كىشىلەرنى ئىلىم – مەرىپەتكە ئۈندەپ، ئىناق جەمئىيەت بەرپا قىلىشقا يېتەكلەيدىغان، يىل بېشىدا خۇشاللىق بىلەن كۈچ – ئىلھام توپلاپ، ئىشقا پۇختا ئاتلىنىدىغان خاسىيەتلىك كۈن بولۇپ قالدى.

ئەنئەنىلەردىن قارىغاندا، بۇ بايرامنىڭ ۋاقتى ئىككى ھەپتە، يەنى، 15 كۈن قىلىپ بەلگىلەنگەن. ھازىر كۆپرەك رايونلاردا ئۈچ كۈن ھېسابىدا ئۆتكۈزۈلۈۋاتىدۇ.

19 – ئەسىردىلا ياۋروپا ئالىملىرى تەرىپىدىن "يىپەك يولى" دەپ ئاتىلىشقا باشلىغان. ھازىر شۇنداق دەپ ئاتىلىش ئادەتكە ئايلانغان ، قەدىمكى چاغدا ئاسىيا بىلەن ياۋروپا ئارىسىدىكى قۇرۇقلۇق قاتناش يولى ناھايىتى ئۇزۇن ئارىخقا ئىگە. مانا شۇ يول ئوغرىسىدا قەدىمكى چاغدىلا جۇڭگو تارىخچىلىرى ۋە يۇنان روما ئالىملىرى مەلۇمات بەرگەن.

سىماچىيەن (مىلادىدىن 145 – يىل بۇرۇن تۇغۇلغان) "تارىخى خاتىرىلەر" ناملىق ئەسىرىنىڭ "پەرغانە ھەققىدە قىسسە" ۋە سەنگو (مىلادىنىڭ 32 – يىلى تۇغۇلۇپ 92 – يىلى ئۆلگەن)"خەن سۇلالىسى يىلتىزمىسى غەربىي رايون ھەققىدە قىسسە" بابلىرىنى يازغاندا مىلادىدىن ئىككى ئەسىر بۇرۇن غەربىي رايونغا ئىككى قېتىم كېلىپ كەتكەن (مىلادىدىن 130 يىل بىر قېتىم ، مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن بىر قېتىم)مەشھۇر سەيياھ ۋە دىپلومات جاڭ چيەننىڭ خەن سۇلالىسىنىڭ (مىلادىدىن 207 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 220 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)پادىشاھى خەن ۋۇدېيا (مىلادىدىن 140 يىل بۇرۇنقى چاغدىن مىلادىدىن 87 يىل بۇرۇنقى چاغغىچە پادىشاھ بولغان) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ ئەھۋالى ھەققىدە بەرگەن مەلۇماتىدىن پايدىلانغان. جۇڭگونىڭ ئەنە شۇ قەدىمكى تارىخى يىلتىزمىلىرىغا ئاساسلانغاندا ، دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان خەلقئارا قۇرۇقلۇق قاتناش يولى جەنۇبىي ۋە شىمالى يول دەپ ئىككىگە بۆلۈنىدۇ. قەدىمكى چاغدا شەرقى ئاسىيادىكى ئەڭ چوڭ دۆلەتلەرنىڭ بىرى بولغان جۇڭگونىڭ پايتەختى چاڭئەن (ھازىرقى شىئەن)دىن غەربتىكى روما ئېمپىرىيىسىگە بارىدىغان يول گەنسۇدىكى خېشى كارىدورى ئارقىلىق داشاتا (دۇڭخۇاڭ) غا ئېلىپ كېلىدۇ. داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ، يول ئىككى ئاچىغا بۆلۈنىدۇ،بۇ ئاچا يولنىڭ بىرى داشاتانىڭ غەربىي شىمالىدىكى لولان ئارقىلىق لوپنورغا ئۆتۈپ قارا قۇرۇم تىزمىلىرىنى بويلاپ خوتەنگەبارىدۇ. خوتەندىن چىقىپ غەربىي شىمالغا قاراپ ماڭغاندا ياركىندىكە بارىدۇ. ئاندىن كېيىن پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ئافغانىستاندىكى بەدەخشان ئارقىلىق ئامۇ ۋادىسىغا بارىدۇ.بۇ يەردىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىران ، ئىراق ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارغىلى بولىدۇ.مانا شۇ يول جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ.

داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىككى ئاچىغا بۆلۈنگەن يولنىڭ يەنە بىرى لولاننىڭ شىمالىدىن ئۆتۈپ قۇمۇلغا ئېلىپ بارىدۇ. ئاندىن كېيىن قۇمۇلدىن ئۆرپانغا ئۆتۈپ تەڭرى تاغلىرىنىڭ جەنۇبىي تىزمىسىنى بويلاپ غەربكە ماڭغاندا قارا شەھەر ، كۇچار ، ئاقسۇ ئارقىلىق قەشقەرگە بارىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە ، سوغدى ، خارەزمى (ھازىرقى سوۋېت ئىتتىپاقىدىكى ئۆزبېكىستان ئىتتىپاقداش جۇمھۇرىيىتىدە) ئارقىلىق ئالانلار مەملىكىتىگە (كاسپى دېڭىزىنىڭ غەربىي شىمالىدا) بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن ، جەنۇبقا قاراپ مېڭىپ ئىرانغا ئۆتۈپ غەربكە بۇرۇلۇپ ماڭغاندا مىسۇپوتامىيە (ئىراقتىكى دىجلى ۋە فىرات ۋادىسى) ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارىدۇ. بۇ يول – شىمالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. مانا شۇ يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان يوللارنىڭ ئاساسى تۈگۈنلىرى ھونلار دەۋرىدىن تارتىپ (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن) ئۇيغۇرلار ۋە ئۇلارنىڭ قېرىنداشلىرى ياشايدىغان رايونلاردا (تارىم ئويمانلىقى ۋە ئوتتۇرا ئاسىيا ، غەربىي ئاسىيادا) ئىدى. ئۈچۇقراق ئېيتقاندا ، ئاسىيانىڭ شەرقىدىكى دۆلەتلەر (چاۋشىيەن ، جۇڭگو) بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى مۇناسىۋەتلەرنى (ئىقتىسادى ، مەدەنىي ، سىياسىي ئالاقىلارنى) باغلايدىغان خەلقئارا سودا يولىغا ھونلار ، تۈركلەر ، ئۇيغۇرلار ھۆكۈمران بولۇپ كەلگەن. خەلقئارا سودا يولىنىڭ ھۆكۈمرانلىقىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن جۇڭگو بىلەن ھۇنلار ئارىسىدا ، تۈركلەر بىلەن ئىران ئارىسىدا ،ئۇيغۇرلار بىلەن تىبەت خانلىقى ئارىسىدا ئۇرۇشلار يۈز بەرگەن.

چۈنكى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى قاتناش يولىغا قايسى دۆلەت ھۆكۈمران بولسا شۇ دۆلەت خەلقئارا سودىدىن نۇرغۇن پايدىنى قولغا كىرگۈزگەندىن تاشقىرى ، سىياسى جەھەتتىمۇئۆزىنىڭ تەسىرىنى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپاغا ئۆتكۈزۈشتە شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئۆز مەقسىتىگە

يېتەتتى. يۇنان يازغۇچىلىرى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قۇرۇقلۇق يولى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىشكە ئەھمىيەت بەرگەن. شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئەڭ قەدىمكى چاغدىن باشلاپ خوتەننىڭ يىپەك ماللىرى (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) ئىچكى ئۆلكىلەردىن چىقىدىغان يىپەك ماللار (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) يۇنانىستانغا ، رومغا ئېلىپ بېرىلاتتى. رومالىقلار بارغانسېرى يىپەك ماللارنى ئومۇميۈزلۈك ئىشلىتىدىغان بولدى. شۇ سەۋەبتىن مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان يۇنانلىق چوڭ سودىگەر مانىسىنىڭ ئوتتۇرا ئاسىيالىقلاردىن يالاپ ئالغان سودا گۇماشلىرى خەلقئارا سودا يولىنى تەكشۈرۈپ چىققان.

يۇنان يازغۇچىسى مارتىيۇس (مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان) يازغان ئەسىرىدە مانىس ئىگىلىگەن ماتېرىيالدىن پايدىلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تونۇشتۇرغان. يۇناننىڭ مەشھۇر جۇغراپىيە ئالىمى كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 – ئەسىرىدە ياشىغان) مارتىيوس بەرگەن مەلۇماتقا ئاساسلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تۈۋەندىكىچە كۆرسەتكەندى : پىتولمىنىڭ كۆرسىتىشىچە بۇ يول ئوتتۇرا دېڭىزنىڭ شەرقىي قىرغىقىدىن باشلىنىپ سۈرىيە ، ئىراق (مىسوپوتامىيە ۋادىسى) ئىران ،ئافغانىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن شىمالغا بۇرۇلۇپ تاشى مۇنار (بۇ تاشى مۇنار تاغلاردىن ئالاي ۋادىسىغا چىقىش جايىدا بولسا كېرەك) دىن ئۆتۈپ سىرسىلەر ئىل (يۇنانچە سۆز بولۇپ ، يىپەك ئېلى دېگەن بولىدۇ) گە (تارىم ئويمانلىقى) ئېلىپ بارىدۇ. يۇنان ئالىمى پىتولمىنىڭ مەلۇماتى جۇڭگو تارىخچىلىرىنىڭ "جەنۇبىي يول" دەپ ئاتىغان يولىغا توغرا كېلىدۇ. بۇقىرىدىكى مەلۇماتلار ھونلار دەۋرىدە (مىلادىدىن 240 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 216 – يىلىغىچە داۋام قىلغان) جۇڭگو ۋە يۇنان يازغۇچىلىرىنىڭ بەرگەن مەلۇماتى.

تۈرك خانلىقى دەۋرىدە (مىلادىنىڭ 552 – يىلىدىن 745 – يىلىغىچە) شەرقتىن غەربكە بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى توغرىسىدا جۇڭگونىڭ "سۈي سۇلالىسى يىلىنامىسى ، پىچۈي ھەققىدە قىسسە" دىمۇ مەلۇمات بېرىلگەن. شۇ يىلىنامىغا كۆرە دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان يول ئۈچ تارماقتىن ئىبارەت. بۇ ھەقتە يىلىنامىدا مۇنداق مەلۇمات بېرىلگەن :

سۈي سۇلالىسى (مىلادىنىڭ 504 – يىلىدىن 612 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ پادىشاھى ياكۇبىنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 605 – يىلىدىن 618 – يىلىغىچە) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ سودا ئەلچىلىرىنىڭ كۆپچىلىكى ھازىرقى گەنسۇدىكى چاڭئېغا كېلىپ جۇڭگو بىلەن سودا ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەن. مانا شۇ مۇھىم ئەھۋالنى ھېساپقا ئالغان ياكۇبى پىچۈي ئاتلىق كىشىنى جۇڭگو تەرەپنىڭ سودا ئىشلىرىغا مەسئۇل قىلىپ تەيىن قىلغان. پىچۈي چاڭئېغا كەلگەن چەت ئەل سودىگەرلىرى بىلەن بولىدىغان مۇئامىلىدىن پايدىلىنىپ غەربىي رېيوندىكى (تارىمقىدىن ئالغاندا) ئوتتۇرا ئاسىيانى ، كەڭ مەنىدىن ئالغاندا شەرقىي تۈركىستاندىن تارتىپ ياۋرۇپاغىچە بولغان جايلارنى ئۆز ئىچىگە ئالىدۇ) دۆلەتلەردە ياشايدىغان خەلقلەرنىڭ ئۆرپ – ئادەتلىرى ئۇلارنىڭ دۆلىتىدىكى يوللار ، تاغلار ، دەريالار ، خەتەرلىك ئۆتكەللەر (يول ئۆتكەللىرى) توغرىسىدا مەمۇمات توپلىغان. پىچۈي تىزىلغان ماتېرىياللىرىغا ئاساسلىنىپ "غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئۈچ جىلىدلىق ئەسەر يازغان. مانا شۇ ئەسەردە مۇنداق دىيىلگەن : "داشاتادىن غەربكە قاراپ مېڭىپ كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا كىرىشىدە ئۈچ يول بار... بۇ يوللارنىڭ بىرى شامالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول قۇمۇل ، بارىكۆل ، تۇرالار (ئۇيغۇرلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ. تا) ياشايدىغان جايلار (قۇمۇلنىڭ غەربىدىن تارتىپ ئېلى ۋادىسىغىچە بولغان جايلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ ،ئا) ئارقىلىق تۈرك خانلىقىنىڭ ئوردىسىغا (غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ ئالاس دەرياسى بويىدىكى ئوردىسى كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا چۆ دەرياسىدىن ئۆتۈپ شەرقىي روما ئىمپىرىيىسىگە ، كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى ئوتتۇرا يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول – تۇرپان ، قاراشەھەر ، كۇچار ، قەشقەر ئارقىلىق ئۆتىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە قاراپ ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە ، تاشكەنت ، سەمەرقەت ، كىببۇد ، بۇخارا ، مەرۋندىن ئۆتۈپ ئىران ئارقىلىق كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول پىچان ، خوتەن ، قاغالىق ، تاشقورغاندىن ئۆتۈپ پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ۋاخان (ئافغانىستاندا) توخارىستان (ئافغانىستان) ، ئىتپالىت (ھازىرقى پاكىستان ، شىمالى ھىندىستان) ، بامىيان (ئافغانىستاندا) ، كىبۇد (سەمەرقەتتىنڭ غەربىي شىمالىدا) ئارقىلىق شىمالىي ھىندىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ يۈرگەندە كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارغىلى بولىدۇ. بۇ ئۈچ يول بويىدىكى دۆلەتلەرنىڭ ھەربىرىنىڭ ئۆزلىرى ماڭىدىغان يوللىرى بولۇپ ، شىمالدىن جەنۇبقا قاتنايدۇ..... قۇمۇل ، تۇرپان ، پىچان غەربىي رايونغا بارىدىغان يوللارنىڭ دەرۋازىسى بولۇپ ، داشاتا بولسا ناھايىتى مۇھىم ئۆتكەل". پىچۈي ئەسۋىرلىگەن يوللار ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) خەلقئارا سودا يوللىرى بولۇپ ، بۇ يوللار غەربىدە شەرقىي روما ئىمپىرىيىسىنىڭ پايتەختى كونستانتىنپول (ھازىرقى ئىستانبۇل) دىن تارتىپ شەرقتە كۆرىيىگىچە (ھازىرقى چاۋشيەنگىچە) بارىدىغان يول ئىدى. پىچۈينىڭ "غەربىي رېيۇندا يېڭى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئەسىرىدە خاتىرىلەنگەن شىمالىي ، ئوتتۇرا ، جەنۇبىي يول دەپ ئاتالغان ئۈچ يولنىڭ ئاساسى لېنىيىسى ۋە تۈگۈنلىرى بولغان رايونلار (كاسپى دېڭىزىنىڭ شەرقىي ۋە شىمالىي قىرغاقلىرىدىكى جايلار ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ئافغانىستان ، تارىم ئويمانلىقى ، جۇڭغار ئويمانلىقى) تۈرك خاقانلىقىنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە بولۇپ ، شۇ چاغدىلا تۈركلەر خەلقئارا سودا يولىنىڭ خوجايىنى ئىدى.

2 . شەرق مەلىكىسى توغرىسىدا[تەھرىر]

يېقىنقى يىللاردىن بېرى بەزى ئالىملار (چەت ئەل ئالىملىرىمۇ بۇنىڭ ئىچىدە) قەدىمكى خوتەننىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ھەققىدە مۇلاھىزە يۈرگۈزگەندە تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغان ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" دەيدىغان رىۋايەتنى كۆتۈرۈپ چىقىپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرغىنى شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى)نىڭ ئېلىپ كەلگەنلىكى ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خوتەندە پىلىنىڭ يوق ئىكەنلىكىنى سۆزلەيدىغان بولۇپ قالدى. بۇ رىۋايەتلەرنى راستقا ئايلاندۇرۇشقا ئۇرۇنۇۋاتقانلار رەت قىلغىلى بولمايدىغان تارىخى پاكىتلاردىن كۆز يۇمۇپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرغىنى مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى خوتەن خاقانى ۋىجاييا جاۋا (بۇ بۇددا دىنىغا ئېتىقاد قىلىدىغان خوتەن ئۇيغۇرلىرىنىڭ بوددىست ھىندىچە ئىسمى بولسا كېرەك) غا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن ، شۇنىڭدىن كېيىن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقى پەيدا بولغان دېيىشىدۇ.

ئۇلارنىڭ بىردىنبىر ئاساسلىنىدىغان دەسمايىسى ، جۇڭگو تارىخىدا ئۆتكەن مەشھۇر بۇددىست شۇەنجاڭ (مىلادىنىڭ 602 – يىلى تۇغۇلۇچ 667 – يىلى ئۆلگەن)نىڭ "تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىدىكى شەرق مەلىكىسى توغرىسىدىكى رىۋايەت.

شۇەنجاڭ ھىندو بۇددىزمىنى ئۆگىنىش ۋە تەتقىق قىلىش ئۈچۈن ھىندىستانغا بېرىپ 19 يىل (مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 645 – يىلىغىچە) تۇرغان. ئۇ لوپناڭغا قايتىپ كەلگەندىن كېيىن ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ھىندىستاندا كۆرگەن – بىلگەن ، ئاڭلىغانلىرىغا ئاساسلىنىپ "تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" دېگەن ئەسەرنى بىيەنجى دېگەن كىشىنىڭ ياردىمى بىلەن تۈزۈپ چىققان .

"تۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسەرگە شۇەنجاڭنىڭ ئېيتىپ بېرىشى بويىچە (ھىندى ، تىبەت رىۋايەتلىرى ئاساسىدا) خوتەن خانى ۋىجاييا جاۋاغا ياتلىق بولغان شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) خوتەنگە كېلىدىغان چاغدا باش كىيىمىنىڭ ئىچىگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى يوشۇرۇپ چېگرادىن ئۆتكەنمىش. چېگرادىكىلەر مەلىكىنىڭ باش كىيىمىنى تەكشۈرۈشكە جۈرئەت قىلالمىغان. مەلىكە خوتەنگە كەلگەندىن كېيىن پىلىنى ئۇستۇرگەن. بۇنى كۆرگەن ۋەزىرلەر خوتەن خانىغا: بۇ قۇرۇتلارنى كۆيدۈرۈۋېتەيلى ، بولمىسا ئۇ ئەجدىرھاغا ئايلىنىشى

مۇمكىن ، دەيدۇ. ئەمما مەلىكە پىلە قۇرۇتتىنى يوشۇرۇن ھالدا بېقىپ ئۈستۈرۈپ ئۇنىڭدىن چىققان يىپە كىتىن شايبى – دۇردۇن توقۇپ ، كىيىم – كېچەك تىكىپ كىيىپتۇ. بۇنى كۆرگەن خوتەن خانى پىلە قۇرۇتتى ئۈستۈرۈشكە يول قويۇپتۇ.

بۇ رىۋايەتنىڭ تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلاش ئۈچۈن مىلادىنىڭ 440 – يىلى خوتەن خانىغا ياتلىق قىلىنغان (بولغان) شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) پىلە قۇرۇتتىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشتىن ئاز دېگەندە 800 يىل بۇرۇن (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) خوتەندە يىپەك ئوقۇمىچىلىقىنىڭ تەرەققىي قىلغانلىقىنى ، ياۋرۇپادىكى رومالىقلارنىڭ خوتەندە توقۇلغان يىپەك ماللارنى ئەتىۋالاپ ، ئۇنىڭدىن كىيىم – كېچەك كىيگەنلىكىنى ، شۇ چاغلاردا تېخى جۇڭگودىن چىقىدىغان يىپەك ماللارنى بىلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلارنى كەلتۈرۈش ئارقىلىق "خوتەنگە پىلە قۇرۇتتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرق مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىش لازىم.

ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" توغرىسىدىكى يالغان رىۋايەتنى رەت قىلىش ئۈچۈن قەدىمكى چاغلاردا رومالىقلارنىڭ جۇڭگونىڭ يىپەك ماللىرىنى تېخى بىلمىگەن ۋە ئۇنى كۆرمىگەن چاغدا ، ئەڭ دەسلەپ قايسى خەلقلەر توقىغان يىپەك ماللارنى بىلىدىغانلىقى ۋە ئۇ ماللاردىن كىيىم – كېچەك كىيگەنلىكى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىش ناھايىتى مۇھىم مەسىلە.

قەدىمكى چاغدىكى يۇنان ۋە روما ئالىملىرىدىن كىتئاسى (مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن ئۆتكەن) ، سىترا بون (مىلادىدىن 54 يىل بۇرۇن تۇغۇلۇپ مىلادىنىڭ 24 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، خوپلىستوس ۋىيگىلى مارۇ (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، روما تارىخچىسى فىلوروس (مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، فىلىپپىنى (مىلادىنىڭ 23 – يىلى تۇغۇلۇپ 79 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، كىلاۋدى پىتولىمى (مىلادىنىڭ 2 – ئەسىرلىرىدە ئۆتكەن) قاتارلىقلار ئۆزلىرىنىڭ يازغان ئەسەرلىرىدە تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يۇرتىنى (خوتەننى ئاساس قىلغان) يۇنان تىلىدا "سىرسىلار دۆلىتى""(يىپەك دۆلىتى)" دەپ يېزىشقان.

ياۋرۇپالىقلاردىن تۇنجى قېتىم يىپەك دۆلىتى "(سىرسىلار دۆلىتى)" توغرىسىدا مەلۇمات بەرگەن. يۇنان ئالىمى كىتئاسى بولۇپ ، ئۇ مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن "سىرسىلار دۆلىتى" دېگەن نامنى تىلغا ئالغان.

يۇنان ئالىملىرىدىن سىترابون "ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىنى يازغاندا (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) ئۇلۇغ ئىستىلاچى ئالىگاندېر ماكېدونىكى (ئىسكەندەر زۇلقەرنەينى)نىڭ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇن ئالەمدىن ئۆتكەن مەشھۇر سەركەردىسى ئۈنسكىر پىتوسنىڭ خاتىرىسىدىن پايدىلانغان. ھىندىستانغا كەلگەن ئۈنسكىر پىتوس ئۆزى يازغان خاتىرىدە ئۇيغۇرلارنىڭ ئانا يۇرتى بولغان تارىم ئويمانلىقىنى "سىرسىلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يازغان. "سىرسىلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى)" توغرىسىدا يۇنان ۋە روما يازغۇچىلىرى ئىچىدىن مىلا ، پىلىپپىنى ، ماركسىلىستوس ، پىتولىمى قاتارلىقلارنىڭ بەرگەن مەلۇماتى بىرقەدەر تەپسىلىراق ۋە ئېنىقراق.

روما يازغۇچىسى مىلا "مىلادىنىڭ 50 – يىللىرى ئۆتكەن) ، "ئاسىيانىڭ شەرقىدە ھىندىلار ، سىرسىلىقلار ، سىتسىلىلگەرق3 ياشايدۇ. ھىندىلار بولسا جەنۇبتا ، سىتسىلىلگەر بولسا ئەڭ شىمالدا ، سىرسىلار بولسا مانا شۇ ئىككىسىنىڭ (سىتسىلىلگەر بىلەن ھىندىلار – ئا) ئوتتۇرا قىسمىدا ياشايدۇ.... سىرسىلىقلار دۇنيادا تەڭدىشى تېپىلمايدىغان سەمىمى ، سادىق ئادەملەر ، ئۇلار سودا ئىشلىرىغا ئۇستا بولۇپ ، سودا قىلغاندا يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. ماللىرىنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" [1]دەپ يازىدۇ. مىلانىنىڭ سىرسىلىقلار توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى. ئەمەلىيەتكە دەلمۇدەل ئۇيغۇن كېلىدۇ. بۇنىڭدا ، دىققەت قىلىشقا ئەرزىيدىغان ئۈچ مۇھىم نۇقتا بار. 1) مىلا ئېيتقاندا ك ، ھىندىستان سىرسىلىقلار (ئۇيغۇرلار – ئا)نىڭ يۇرتى تارىم ئويمانلىقىنىڭ جەنۇبىغا جايلاشقان. [2] مىلا "سىرسىلىقلار سودا قىلغاندا ، يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. مالنى قۇملۇققا قويۇپ – قويۇپ ، كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" دەيدۇ. بۇنداق قەھۋال قەدىمكى چاغلاردا تۈركى خەلقلەرىدە ئادەتكە ئايلىنىپ كەتكەن "تىلسىز سودا"نى كۆرسىتىدۇ.[3] مىلا "سىرسىلىقلار مالنى قۇملۇققا قويدۇ" دەيدۇ. مىلا ئېيتقان قۇملۇق تارىم ئورمانلىقىدىكى قۇملۇق – چۆلنى كۆرسىتىدۇ. جۇڭگونىڭ ئاساسى تېررىتورىيىسى بولغان ئوتتۇرا تۈزلەڭلىكتە قۇملۇق چۆل يوق. بۇنى جۇغراپىيىدىن ئاددى ساۋادى بار ئادەملەرنىڭ ھەممىسى بىلىدۇ.

تەبىئەتشۇناس رىم يازغۇچىسى پىلىپپىنى "تەبىئەت تارىخى" ناملىق ئەسىرىدە "سىرسى دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى)" توغرىسىدا مەزمۇنى مىلا بەرگەن مەلۇماتقا ئوخشايدىغان مەلۇمات بېرىدۇ. پىلىپپىنى مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرسىلىقلارنىڭ ئورمانلىرىدىن يىپەك چىقىدۇ. دۇنياغا مەشھۇر.... ئۇلار كىمخاپ ، تاۋاق – دۇردۇن توقۇپ روماغا ئېلىپ بېرىپ ساتىدۇ..... سىرسىلىقلار مۇلاھىم ، ئارتىنچاق كېلىدۇ."[4]پىلىپپىنى يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرسىلىقلار ، بوي – ئۇرقى جەھەتتە ئادەتتىكى ئادەملەردىن ئېگىز ، چاچلىرى قىزىل ، كۆزلىرى كۆك ، تاۋازلىرى جاراڭلىق كېلىدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ئۇلارنىڭ تىلىنى بىلمەيدۇ. شۇنىڭ ئۈچۈن ئۇلار بىلەن سۆھبەتلىشەلمەيدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ماللىرىنى مەلۇم دەريانىڭ شەرقى قىرغىقىغا ئېلىپ بېرىپ ، سىرسىلىقلارنىڭ ماللىرىنىڭ يېنىغا قويدۇ. ئەسلىدە بېكىتىلگەن باھا بويىچە مال ئالماشتۇرۇلىدۇ." [5]پىلىپپىنىڭ مەلۇماتىدىن قارىغاندا ، سىرسىلىقلارنىڭ يىپەك ماللىرى روماغا ئېلىپ بېرىلىپ سېتىلىدىكەن. ئۇنىڭ ئۈستىگە پىلىپپىنىنىڭ ، سىرسىلىقلارنىڭ ئېرقى خۇسۇسىيەتلىرى توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى ناھايىتى يۇقىرى قىممەتكە ئىگە. بۇ ، ئۇيغۇرلارنىڭ ئاق تەنلىك ئېرىققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنى ئىسپاتلايدۇ. جۇڭگونىڭ قەدىمكى تارىخچىلىرىمۇ ، ئېرقى جەھەتتىن ئۇيغۇرلارغا بەكمۇ يېقىن بولغان ئويسۇنلارنى "كۆك كۆز ، قىزىل چاچ" [6]دەپ يازغان بولسا ، قىرغىزلارنى "چىرايى ئاق سۈزۈك ، قىزىل چاچ ، كۆزلىرى كۆك" [7]دەپ يازغان. پىلىپپىنى ، رىم ئات سۆڭەكلىرىنىڭ ئەيشى – ئىشرەت ، كەيپ – ساپاغا بېرىلىپ تۇرمۇشتا چىرىكلىشىپ ، بايلىقلارنى ھەددىدىن ئارتۇق بىزۇپ – چېچىپ ، ئەخلاقى جەھەتتە بەكمۇ بۇزۇلۇپ كەتكەنلىكى ، ئۇلارنىڭ كىيىدىغان كىيىملىرىنىڭ سىرسىلەر دۆلىتىدىن كېلىدىغان كىمخاپ تاۋار – دۇردۇنلاردىن تىكلىدىغانلىقى ، سىرسىلار دۆلىتىدىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ئۈچۈن رىم تىللالىرىنىڭ (ئالتۇن پۇللىرىنىڭ – ئا) سىرسىلىقلارنىڭ قولىغا چۈشۈپ كېتىدىغانلىقى توغرىسىدا ھەسرەتلىنىپ مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "دۆلىتىمىنىڭ تىللالىرىدىن ھىندىستان سىرسىلار دۆلىتى ۋە ئەرەپ يېرىم ئارىلى قاتارلىق ئۈچ دۆلەتكە ھەر يىلى ئاز دېگەندە يۈز مىليون سىتىر كىيىس (رىم تىللاسى) ئېقىپ كېتىدۇ. مانا مۇشۇ پۇللار ، دۆلىتىمدىكى ئەرلەر بىلەن ئاياللار (ئاق سۆڭەكلەرنى دىمەكچى)نىڭ بۇزۇپ – چېچىپ خەجلىشى ئۈچۈن كېتىدۇ." [8]پىلىپپىنىنىڭ "تەبىئەت تارىخى"دىكى مەلۇماتقا ئاساسلانغاندا ، روما ئاق سۆڭەكلىرى ئۆزلىرىنىڭ ئەيشى – ئىشرەت ، كەيپ – ساپالىق تۇرمۇشىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان يىپەك ماللارنى سىرسىلىقلاردىن ئالغان بولسا ، دورا – دەرەمەك ، ئۈنچە – ياۋاقلارنى ھىندىستاندىن ، مەرۋايىتلارنى ئەرەبىستاندىن ئالغان.

يۇقىرىدا ئېيتىلغاندەك ھەر يىلى روما پۇلىدىن يۈز مىليون سىپىستىركىيىس (رىم تىللاسى) روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ ئېھتىياجى ئۈچۈن سىرسىلىقلاردىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ، ھىندىستاندىن ۋە ئەرەبىستاندىن ئالىدىغان دورا – دەرەمەك ، ئۈنچە – ياۋوت ، مەرۋايىتلار ئۈچۈن سەرپ بولغان. يۇنان ئالىمى كىلاۋدى پىيتۆلىپپىنى "جۇغراپىيە" ناملىق ئەسىرىدە ، سىرسىلار دۆلىتى (يىپەك دۆلىتى) نىڭ تەبىئى شارائىتى ، قانداق خەلقلەر ياشايدىغانلىقى توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : " سىرسىلار دۆلىتىنىڭ غەربىي چېگرىسى سىستىيە بولۇپ ، ئۇ ئىمماۋس [9]دېغىنىنىڭ سىرىندا ، شىمالى چېگراسى ئامسىز يەر..... شەرقى چېگراسىمۇ ئامسىز يەر. جەنۇبىي بولسا ، ھىندىستاندىكى ئاتىڭى دەرياسىنىڭ شەرقىي قىرغىقى بىلەن چېگرالىنىدۇ." [10]پىتۆلىپپىنى ، سىرسىلار دۆلىتىنىڭ ئەتراپىنى ئوراپ تۇرىدىغان تاغلار توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرسىلار دۆلىتىنىڭ تۆت تەرەپتى.... تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئىككى چوڭ دەريا ئاقىدۇ. ئۇ دەريالارنىڭ بىرىنچىسى ئۇيغۇرداس

() دەرياسى بولۇپ ، ئۇ ئاۋشاتىستان ۋە ئاسىران() تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. دەريالارنىڭ ئىككىنچىسى ياۋتسى دەرياسى بولۇپ ، ئۇكاسيان () ۋە ئوتتۇرۇ كورخۇس () تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ.[11] يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىككى دەريانىڭ ئالدىنقىسى ئاقسۇ ياكى قەشقەر دەرياسى ، كېيىنكىسى ياركەنت (زەرەپشان) ياكى قارىقاش دەرياسىدىن باشقا دەريا ئەمەس.

پىتولىمى ئۇيغۇرداس دەرياسىنىڭ بويىدا ئۇيغۇرداس دۆلىتى بار دېگەن. پىتولىمىنىڭ ئۇيغۇرداس دېگىنى ، دەل ئۇيغۇرلارنىڭ يۇنان تەلەپپۇزىدا ئېيتىلىشى خالاس. يۇنان ئالىمى ماركسىللىنوس (مىلادىنىڭ 380 – يىلى ياشىغان) "تارىخنامە" ئاتلىق كىتابىدا : "شەرقتە سىرسىلەر ئېلى بار ، ئۇنىڭ تەتراپىنى ئېگىز تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. بۇ تاغلار بىر ئۇتاش سوزۇلۇپ تەبىئىي ئوسۇقنى شەكىللەندۈرىدۇ. سىرىلىقلار شۇنىڭ ئىچىدە ياشايدۇ. ئۇلارنىڭ بېرى تەكشى ، كەڭئاشا ۋە باي. غەربتە سېستىيە بىلەن چېگرالىنىدۇ. شەرقىي بىلەن شىمالدىن ئىبارەت ئىككى تەرىپى چۆللۈك ، تاغلىرىنىڭ ئۈستى (تەڭرى تاغلىرى بىلەن پامىر تاغلىرى كۆزدە تۇتۇلسا كېرەك) يىل بويى قار بىلەن قاپلىنىپ تۇرىدۇ. جەنۇبىي چېگراسى ھىندى ۋە گانگې دەرياسىغىچە بارىدۇ.... تاغلىرىنىڭ ھەممىسى ئېگىز ، يوللىرى تىك قىيالىق ئەگرى – بۈگرى كېلىدۇ. تاغلارنىڭ ئارىسى تۈزلەڭلىك ، ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئۇيغۇرداس ۋە ياۋتسى دەرياسىدىن ئىبارەت ئىككى دەريا ئاقىدۇ... سىرسىلەر تىچ ياشايدۇ. ھەربىي قورال – ياراق دۇتمايدۇ. زادى ئۇرۇش قىلمايدۇ. مۇلاھىم ، ياۋاش ، قوشنا دۆلەتلەرنى پاراكەندە قىلمايدۇ. ئىقلىمى مۆتىدىل ، ھاۋاسى ساپ ، پاكىز ، ئاسماندا بۇلۇت كۆپ بولمايدۇ. قاتتىق بوران چىقمايدۇ. ئورمانلىق ئىنتايىن كۆپ ، ئورمانلىقتا ماڭسا ئاسماننى كۆرگىلى بولمايدۇ".[12]مارسىللىنوس يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىلىقلار ئاددى – ساددا ياشاشقا ئادەتلەنگەن. ئۇلار خالى جايىدا ئولتۇرۇپ كىتاب ئوقۇپ كۈن ئۆتكۈزۈشنى ياخشى كۆرىدۇ. كىشىلەر بىلەن بېرىش – كېلىش قىلىشنى ئانچە ياقتۇرمايدۇ. چەت ئەللىكلەر چېگرادىكى دەريادىن ئۆتۈپ ، ئۇ يەرگە يىپەك ياكى باشقا مال ئالغىلى بارسا ، كۆزلىرى بىلەن بىر – بىرىگە بېقىشىپلا باھاسىنى توختىتىدۇ. گەپلەشمەيدۇ ، ئۇلارنىڭ يەر بايلىقى مول ، باشقىلارغا ئېھتىياجى چۈشمەيدۇ ".[13]يۇقىرىدا ، يۇنان ۋە رىم ئالىملىرىنىڭ خاتىرىلىرىدىن كەلتۈرگەن پاكىتلاردىن ئۆۋەندىكى خۇلاسىنى چىقىرىش مۇمكىن :

مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇنقى ۋاقىتتىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلار (يۇنان ۋە رىم) تارىم ۋادىسىدىكى ئۇيغۇرلار ئېلىنى ، يىپەك ئىلى (سىرسىلەر ئېلى) دەپ ئاتىغان.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئورمانلىقىنىڭ تەبىئىي شارائىتى (تاغلىرى ، دەريالىرى ، ئورمانلىرى ، چۆللىرى ، ئېقىلىمى) ئۇنىڭغا چېگرالىنىدىغان دۆلەتلەر ھەققىدە ئاساسەن توغرا مەلۇمات بەرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى ئەڭ قەدىمكى چاغلىرىدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلارنىڭ تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك ماللىرىنى ئىستىمال قىلغانلىقىنى كۈچلۈك پاكىتلار ئارقىلىق ئېنىق ۋە نەپىسلىي چۈشەندۈرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئويمانلىقىدا ياشىغان خەلقنىڭ ئۇيغۇر ئىكەنلىكىنى ، ئۇلارنى ئۆز نامى بىلەن (ئۇيغۇرداس) ئاتىغاندىن تاشقىرى ، ئۇلارنىڭ ئىرقى جەھەتتىن قايسى ئىرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنىمۇ ئىسپاتلاپ بەرگەن.

ئەگەر ، سىرىس ئېلى دەپ ئاتالغان تارىم ئويمانلىقىدا يىپەكچىلىك سانائىتى ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ (مىلادىدىن نەچچە ئەسىر بۇرۇن) تەرەققى قىلمىغان بولسا ، "جاھاننىڭ مەر – مەر شەھرى" دەپ ئاتالغان رىمدىكى روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ يۇقىرى سۈپەتلىك يىپەك ماللارغا بولغان ئېھتىياجىنى قامدىيالمىغان بولاتتى.

ئۇيغۇرلارنىڭ قەدىمكى چاغلاردا ، يىپەك توقۇمىچىلىقىدا يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلار ئاز ئەمەس. ئىچكى ئۆلكىلەردىكى خەنزۇلار يىپەك توقۇمىچىلىقىدا ئۇيغۇرلارنىڭ توقۇمىچىلىقتىكى ئارتۇقچىلىقىدىن ئۈگەنگەنلىكى بۇنىڭغا مىسال بولىدۇ. يېقىنقى يىللاردا ، شىنجاڭنىڭ ھەرقايسى جايلىرىدىن 6 – ئەسىردە ئىچكى ئۆلكىلەردە توقۇلغان يىپەك توقۇلمىلار قېزىۋېلىندى. بۇنداق يىپەك توقۇلمىلاردىكى "ئىسپەتەن كۆزگە كۆرۈنەرلىك تەرەققىيات شۇ بولغانكى ، شۇ چاغلاردا تۈز يوللۇق كىمخاپلاردىن تاشقىرى يەنە قىياش گۈللۈك ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىلغان كىمخاپلارمۇ مەيدانغا كەلگەن ، ئارقاقتىن بۇ خىل گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى خەن سۇلالىسى ۋاقتىدىلا (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن شىنجاڭدىكى قېرىنداش مىللەتلەر يۇڭ توقۇمىچىلىق ھۈنرىدە قوللانغان. ئوتتۇرا تۈزلەڭلىك رايونلىرى يىپەك توقۇمىچىلىقتا قوللانغان بۇ خىل توقۇش ئۇسۇلىنى (كىمخاپلارنىڭ ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى – ئا) شىنجاڭدىن ئۈگەنگەن بولسا كېرەك." [14]مانا شۇ پاكىت قەدىمكى چاغلاردا ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ياكى يۇڭ توقۇمىچىلىقىدا بولسۇن يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى كۆرسىتىدۇ.

بۇنىڭدىن تاشقىرى ، مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى ، شەرق مەلىكىسى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن شىنجاڭ رايونىدا "يىپەك يوق ئىدى "دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدىغان مۇنداق بىر پاكىتىمۇ بار : يېقىنقى يىللاردا تۇرپان رايونىدا ئېلىپ بېرىلغان ئارخىئولوگىك قېزىشلەر ئارقىلىق "قېزىۋېلىنغان قول يازمىلار ئىچىدە.... مىلادىنىڭ 418 – يىلىدا پىلە قۇرۇتىنى ۋە ئۆزمە دەرىخىنى شىجارىگە ئېلىش توغرىسىدا يېزىلغان ھۇججەت ئۇچرىدى." (يادىكارلىق 40 – بەت). مانا بۇ پاكىت ، يىپەك مەلىكىسى ("شەرق مەلىكىسى") مىلادىنىڭ 440 – يىللىرى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدۇ. قەدىمكى چاغدا خوتەندىلا ئەمەس ، ھەتتا تۇرپان رايونىدۇمۇ يىپەكچىلىك تەرەققىي قىلغانىدى.

يۇقىرىدىكى پاكىتلاردىن چىقىرىلغان ئەڭ ئاساسلىق ۋە مۇھىم خۇلاسە ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىدىكى مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشىدىن بۇرۇن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىق سانائىتى يوق ئىدى دېگەن يالغان رىۋايەتنىڭ ئۈزۈل – كېسىل رەت قىلىنىشى ، خالاس.

شۇنىمۇ ئېيتىش كېرەككى، قەدىمكى چاغلاردا جۇڭگودىن باشقا دۆلەتلەرنىڭ ھۆكۈمرانلىرىغا ياتلىق بولغان مەلىكىلەرنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىغا ، ئۇيسۇن خانلىرىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىلىرىنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگو تارىخى يىلنامىلىرىغا يېزىلغان. ئەپسۇسكى مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىدە خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ ئىسمى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىدا ئۇچرىمايدۇ.

تارىخىي پاكىتلارنىڭ راستلىقىغا ھۆرمەت قىلىنىدىغان بولسا ، تارىخىي پاكىتلار بويىچە ئىسپاتلانمىغان رىۋايەتنىڭ يالغانلىقى ئېتىراپ قىلىنسا ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ، خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنىڭ تامامەن يالغانلىقىنى ئېتىراپ قىلماسلىققا ھېچقانداق بانا – سەۋەب يوق. ھونلارنىڭ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا بارىدىغان خەلقئارا قاتناش يولىغا ھۆكۈمرانلىق قىلىشى ، جۇڭگو بىلەن غەرب ئەللىرى ئارىسىدىكى ئۈزلۈك مۇناسىۋەتلەرنىڭ ئۈگۈشلۈك ئېلىپ بېرىلىشىغا توسقۇن بولغان. شۇنىڭ ئۈچۈن شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى جۇڭگوغا نىسبەتەن گاھ ئاقىلىپ ، گاھ ئېچىلىپ تۇراتتى.

مىلادىنىڭ 87 – يىلى ۋە مىلادىنىڭ 101 – يىلى ، ئىران ئەلچىلىرى جۇڭگوغا كەلگەن بولسا ، مىلادىنىڭ 97 – يىلى جۇڭگو ئەلچىسى گەن يىڭ (يۇنى بەنچاۋ ئەۋەتكەن) ئىرانغا بارغان. جۇڭگو بىلەن ئىران ئارىسىدا سودا مۇئامىلىسى توغرىسىدا بېتىم تۈزۈلگەن. تارىخى مەلۇماتلارغا ئاساسلانغاندا مىلادىنىڭ 120 – يىلى رومالىق بىر سېرىگەر دېڭىز يولى بىلەن ھىندىچىنىغا كېلىپ ، بېرما ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. مىلادىنىڭ 1660 – يىلى روما ئېمپىراتورى ماركۇس ئاۋرېل (مىلادىنىڭ 161 – يىلىدىن 166 – يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) دېڭىز يولى ئارقىلىق جۇڭگوغا ئەلچى ئەۋەتكەن. روما ئەلچىسى دېڭىزدىن ھىندىچىنىغا چىقىپ ۋېيتنام ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. ئەلچى جۇڭگو پادىشاھى خەن خۇئاندى (مىلادىنىڭ 147 – يىلىدىن 167 – يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) غا پىل چىشى ، كەرەك مۇڭگۇزى ، ياقۇت قاتارلىق سۇۋاغاتلارنى ئېلىپ كەلگەن. يۇقىرىدىكى تارىخى پاكىتلارغا ئاساسلانغاندا ئىراننىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى (يىپەك ئېلى) دەپ ئاتىغان ئۇيغۇرلار بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتى (بۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن باشلانغان)دىن ئاز دېگەندە ئۈچ ئەسىر (مىلادىدىن 105 يىل بۇرۇن) كېيىن باشلانغان. رومانلىقلارنىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى (ئەگەر شۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىنىڭ 166 – يىلىدىن باشلانغان بولسا) رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتىدىن تەخمىنەن 600 يىل كېيىن باشلانغان.

پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ ياۋرۇپاغا تارقىلىشى[تەھرىر]

قەدىمكى رىم ئېمپىرىيىسى دەۋرىدە (مىلادىدىن بۇرۇن ۋە كېيىن) يىپەكتىن توقۇلغان كىمخاپ ، شايى تاۋار ، دۇردۇنلارنىڭ ياۋرۇپاغا (ئاساسەن روماغا) تارىم ئويمانلىقىدىكى يىپەك ئېلى (سىرىسلەر ئىلى)دىن بارغانلىقى ، ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىنىڭ يالغانلىقى توغرىسىدا سۆزلەپ ئۆتتۇم. تۈرك خاقانلىقى دەۋرىدە ئىچكى ۋە تاشقى (خەلقئارا) سودا ئىشلىرى ئەھۋالىنىڭ ئاساسى مەشغۇلاتلىرىدىن بىرى ئىدى. بولۇپمۇ بۇ دەۋردە خەلقئارا سودا ناھايىتى كەڭ مىقياسىدا قانات يايدىغان ئىدى. مىلادىنىڭ 624 – يىلى تۇرپان خانلىقى (مىلادىنىڭ 460 – يىلىدىن 640 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى كۈي ۋىنتاي غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ خاقانى تۇن يابغۇ خاقاننىڭ رۇقىسىنى ئېلىپ جۇڭگودىن ئاڭ سۇلالىسىنىڭ پادىشاھى لى يەن (مىلادىنىڭ 618 – يىلىدىن 627 – يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) گە ئەۋەتكەن سوۋغا – سالاملىرى ئىچىدە شەرقىي روماندىن كەلتۈرۈلگەن كۈچۈكلەر ، قارا تۈلكە مويىنىسى قاتارلىق نەرسىلەر بار ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۈركلەر روما بىلەن قىلغان سودىلىرىدا روماننىڭ ئەسلىلىك ئىشلىرىنىمۇ ئېلىپ كەلگەن. تۈرك خاقانلىرى دەۋرىدىمۇ ، بۇرۇنقى چاغلارغا ئوخشاشلا ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا ئېلىپ بېرىلىدىغان سودا ماللىرىدىن يىپەك رەختلەر ، دورا – دەرەمكلەر ، زىبۇ – زىننەت بۇيۇملىرى ، تېرىدىن ئىشلەنگەن ماللار ئاساسى سالماقنى ئىگىلەيتتى.

تۈركلەر يالغۇزلا ياۋرۇپا بىلەن سودا قىلىپ قالماستىن ، جۇڭگو بىلەنمۇ ناھايىتى كەڭ ھالدا سودا ئىشلىرىنى ئېلىپ بارغان. تۈرك خانلىقى تەركىبىدىكى ئوتتۇرا ئاسىيانىڭ مۇھىم خانلىقلىرىدىن سەمەرقەنت خانلىقى ، بۇخارا خانلىقى قاتارلىق خانلىقلار مىلادىنىڭ 627 – يىلىدىن 647 – يىلىغىچە بولغان 20 يىل ئىچىدە جۇڭگوغا توققۇز قېتىم سودا ئەلچىلىرى ئەۋەتكەن . تۈرك خاقانلىقى تەركىبىگە كىرگەن خانلىقلار بېرىم مۇستەقىل ھالدا بولۇپ بەزى خەلقئارا مۇناسىۋەتلەردىكى چوڭ ئىشلارنى قىلىشتا تۈرك خاقانىنىڭ رۇخسىتىنى ئالاتتى.

يۇقىرىدا ئېيتىپ ئۆتكىنىمىزدەك ، تۈركلەر بىلەن ئىران ساسانىلار سۇلالىسى ئارىسىدا بىرنەچچە قېتىم ئۇرۇشنىڭ يۈز بېرىشى خەلقئارا سودا يولىغا بولغان ھۆكۈمرانلىقنى تالىشىش ۋە خەلقئارا يىپەك سودىسىدىن كېلىدىغان پايدىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن بولغان بۇ كۆرەشتە شەرقىي روما بىلەن ئىتتىپاقداشلىق مۇناسىۋىتىنى ئورناتقان تۈركلەر ئۈستۈن چىققان.

ھەر يىلى دېگۈدەك نەچچە ئون مىليونلىغان رىم تىللاسىغا سىرىسلەر ئېلىدىن يىپەك ماللارنى سېتىپ ئېلىشقا خېلىدىن بېرى چىدىمىغان رىم ھۆكۈمرانلىرى (ئېمپىراتۇرلىرى) پىلىدىن يىپەك چىقىرىپ ئۆزلىرىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان كىمخاپ ، شايى ، تاۋار ، دورادۇن قاتارلىق يىپەك ماللارنى ئۆزلىرى ئىشلەپچىقىرىش ئۈچۈن باش قاتۇرۇشقان ئىدى.

ئۆزلرنىڭ بۇ ئارزۇ – ئۈمىدلىرى تۈرك خانلىقى دەۋرىدە ئەمەلگە ئاشتى. بۇ توغرىدا يۇنان ئالىملىرى مۇنداق مەلۇمات بېرىدۇ : 6 – ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى زىناراس () "تارىخنامە" ناملىق ئەسىرىدە مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "بۇرۇن رومانلىقلار يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى بىلمەيتتى. يىپەكنى پىلە قۇرۇتىنىڭ قۇسىدىغانلىقىنى بىلمەيتتى ".

6 – ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى تىئوخانىس ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى قاچان ، نەدىن ، قانداق ھىلە بىلەن ئوغۇرلۇقچە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ (مىلادىنىڭ 395 – يىلىدىن 1451 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستاننىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 527 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) شەرقىي روماغا ئېلىپ بارغانلىقى ۋە شۇنىڭدىن كېيىن شەرقىي رومانلىقلار پىلە قۇرۇتىنى بېقىپ ، يىپەك ماللارنى ئىشلەپچىقىرىشنى يولغا قويغانلىقى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىدۇ. تىئوفانىس مۇنداق دەپ يازىدۇ : "ئېمپىراتور پوستاننىڭ ۋاقتىدا ئىرانلىق مەلۇم بىر ئادەم شەرقىي روماغا پىلە بېقىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى ئۆگەتكەن. ئۇنىڭدىن بۇرۇن شەرقىي رومانلىقلار پىلە بېقىشنى بىلمەيتتى. ھىلىقى ئىسمى نامەلۇم ئىرانلىق سىرىسلەر ئېلىدە (يىپەك ئېلىدە) ئۇزۇن تۇرغان. ئۇ سىرىسلەر ئېلىدىن قايتىپ كېتىدىغان چاغدا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى يول ماڭغاندا ئىچى كاۋاك ھاسسىنىڭ ئىچىگە يوشۇرۇن جايلاشتۇرغان. ئاندىن كېيىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئاشۇنداق ئۈستىلىق بىلەن شەرقىي روماغا ئېلىپ كەلگەن. بۇ ئىرانلىق باھار كېلىش بىلەنلا پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئۆزىمە يوپۇرمىغىنىڭ ئۈستىگە قويغان ، بىرنەچچە كۈندىن كېيىن پىلە قۇرۇتى يوپۇرماقنى يەپ چوڭ بولۇپ ، بىر جۈپ قانات چىقارغان ، ئۇچىدىغان بولغان ، رومانلىقلار پىلە بېقىپ ،يىپەك چىقىرىشنى ئۆگەنگەندىن كېيىن پوستان تۈركلەرگە (كونىستانتىنئۇلغا – نىستانئۇلغا كەلگەن تۈرك ئەلچىلىرىگە ئاپتور) رومانلىقلارنىڭ پىلە بېقىپ يىپەك چىقىرىش ئۇسۇلىنى كۆرسەتكەندە تۈركلەر ھاڭ – تاڭ قېلىپ چۇچۇپ كەتكەن ."

تۈركلەر بىلەن شەرقىي روما ئارىسىدىن سودىدا تۈركلەر ئارقىلىق شەرقىي روماغا ئېلىپ بېرىلىدىغان ماللارنىڭ ئىچىدە ئاساسى سالماقنى يىپەك توقۇلمىلىرى ئىگەللەيدىغانلىقى ، خوتەننى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر يىپەكچىلىكىنىڭ ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ دۇنياغا مەشھۇرلىقى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ "يىپەك مەلىكىسى" توغرىسىدىكى رىۋايەت بويىچە مىلادىنىڭ 440 – يىلى جۇڭگودىن خوتەنگە كەلتۈرۈلگەنلىكىنىڭ يالغانلىقى ، پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ سىرىسلەر ئېلى (ئاساسەن خوتەن) دىن شەرقىي روماغا ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىق راھىپ تەرىپىدىن مىلادىنىڭ 550 – يىللىرى ئوغۇرلۇقچە ئېلىپ بېرىلغانلىقى توغرىسىدىكى پاكىتلارنى يۇقىرىدا بىر – بىرلەپ سۆزلەپ ئۆتتۇم. مېنىڭچە شۇ پاكىتلار يىتەرلىك بولسا كېرەك.

ئاخىرقى سۆز قەدىمكى چاغدىكى ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى يالغۇزلا ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەر ئارىسىدا ئىقتىسادى جەھەتتە قىممەتلىك تاۋارلارنى ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش رولىنى ئويناپلا قالماستىن، بەلكى مەدەنىيەت جەھەتتە ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەرنىڭ ئۆزئارا بىر – بىرىنىڭ ئارتۇقچىلىقىنى ئۆگىنىپ شانلىق مەدەنىيەت يارىتىشمۇ ناھايىتى كۈچلۈك تۈرتكىلىك روللارنى ئوينىغان. خەلقئارا سودا يولىدا سودا كارۋانلىرى ، ئەلچىلەر ، سەيياھلار غەربتىن شەرققە ، شەرقتىن غەربكە مۆكىدەك ئۆتۈشۈپ تۇراتتى. بەزىدە بولسا تاجاۋۇزچىلىق مەقسىتى بىلەن سەپەرۋەر قىلىنغان تۆمەنلىگەن قوشۇنلارمۇ سودا ئەنچىسى ياكى ئاددى سودىگەر قىياپىتىگە

كىرىۋالغان جاسۇسلارمۇ قاتناپ تۇراتتى. غەرب بىلەن شەرق ئوتتۇرا ئاسىيا ئارقىلىق تۇۋار ئالماشتۇرۇش ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەندىن تاشقىرى ، مەخپىي ئاخبارات يىغىش ئىشلىرىنى قىلاتتى. باشتا ئېيتىپ ئۆتكۈنىمىزدەك مىلادىنىڭ 550 – يىللىرى ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ مەخپىي ھالدا شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىشىدا ھۆكۈم سۈرگەن نەچچە مىڭ يىللىق سىرنىڭ ئىشىكىنى ئېچىپ تاشلىغان. شۇ ئىرانلىق پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىشتىن بۇرۇن شەرقىي روما ئېمپىراتورى ئۇلۇغ پوستتان (مىلادىنىڭ 527 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ئېمپىراتور بولغان) بىلەن شۇ مەسىلە توغرىسىدا سۆزلەشكەن. پوستان نەگەر ئىرانلىق راھىپ پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى سىرسىلەر ئېلىدىن ئوغرىلاپ ئېلىپ كېلىدىغان بولسا ئۇنىڭغا ناھايىتى قىممەت باھالىق ئىنئام (مۇكاپات) بېرىدىغان بولغان.

ئېھتىمال ئىرانلىق راھىپ خىرىستىئان مۇرىدى بولغانلىقى ، پوستاندىن ئالىدىغان قىممەت باھالىق ئىنئامغا قىزىققانلىقى ئۈچۈن ، سىرسىلەر ئېلىدىن پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بەرگەن. مانا مۇشۇ ۋەقەدىن تەخمىنەن 140 يىل بۇرۇن (مىلادىنىڭ 424 – يىلى) غەربنىڭ سۈزۈك ، رەڭلىك شىشە ياساشتىكى مەخپىي سىرىنى ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) جۇڭگوغا بىلدۈرۈپ قويغان ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خەنزۇلار رەڭلىك شىشە ياساشنى بىلمەيتتى. ئۇلار رەڭلىك شىشەنى ناھايىتى يۇقىرى باھادا غەربتىن (سۈرىيىدىن) سېتىپ ئېلىشقا مەجبۇر ئىدى. شۇنىڭ ئۈچۈن خەنزۇلار ئۇزۇندىن بېرى رەڭلىك شىشە ياساشنىڭ سىرىنى غەربتىن بىلىپ ئېلىشقا ئۇرۇنۇپ كەلگەنىدى. بۇنداق ئۇرۇش مىلادىنىڭ 424 – يىلى ياۋچىلارنىڭ ياردىمى بىلەن تەمەلگە ئاشتى.

بۇ ئىشقا مۇناسىۋەتلىك تارىخى پاكىتلار مۇنداق : "شىمالى سۇلالىلەر تارىخى"دىكى خاتىرىگە ئاساسلانغاندا شىمالى ۋېي خانلىقى (مىلادىنىڭ 386 – يىلىدىن 534 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى تۇباتاۋنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 424 – يىلىدىن 452 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 424 – يىلى ئۇنىڭ پايتەختىگە كەلگەن ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) تاغدىن دورا ئېلىپ كېلىپ ئۇنى ئېرىتىپ رەڭلىك شىشە ياسىغان. بۇ كىشىلەر غەربنىڭ رەڭلىك شىشەلىرىدىنمۇ ياقيراق ، چىرايلىق چىققان. بۇنداق رەڭلىك شىشەنى كۆرگەنلەر ھەيران قېلىشىپ ئىلاھى شىشەلەر دىيىشكەن. ئاق ھون سودىگەرلىرى رەڭلىك شىشە ياساشنى خەنزۇلارغا ئۆگەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ سۈرىيە ، يۇنانلىقلارنىڭ رەڭلىك شىشەنى مونوپولىيە قىلىۋېلىشى ھوقۇقى پاچاقلىنىپ كەتكەن. قەدىمكى تارىخىي پاكىتلار بويىچە ھۆكۈم قىلغاندا بىرەر مىللەت ياكى خەلقنىڭ ئىجاد قىلغان بىر خىل تېخنىكىسى غەرب ئەللىرىدە پۈتۈنلەي قەتئىي مەخپىي ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۇباتاۋ شىمالى ۋېي خانلىقىنىڭ پايتەختى دۇنخۇا كەلگەن سودىگەرلەرنىڭ رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى بىلىدىغانلىقىنى بىلىپ قالغان بولسا كېرەك. نەگەر ئەھۋال بىزنىڭ قىياسىمىزدىكىدەك بولىدىغان بولسا ، ئۇ چاغدا تۇباتاۋ ئاق ھون سودىگەرلىرىگە نىسبەتەن بېسىم كۈچ ئىشلىتىپ ئۇلارنى رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى ئۆگەتكەن مەجبۇرلىغان ياكى ناھايىتى يۇقىرى باھالىق بەدەل بېرىشكە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار ، بىدىلىكلەر پەيدا ئېلىنغان ئىرانلىق راھىپ بىلەن ئاق ھون (مىلادىنىڭ 420 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) سودىگەرلىرى ماددىي مەدەنىيەت ئىچىدە ناھايىتى ئېسىل قىممەتلىك بولغان يىپەك بىلەن رەڭلىك شىشەنى ئىشلەپچىقىرىشنىڭ سىرلىرىنى بىلمەيدىغانلارغا مەلۇم قىلىپ قويغان مەدەنىيەت ئوغرىلىرى ، جاسۇسلىرى بولسىمۇ ، مەلۇم نۇقتىدىن قارىغاندا ئۇلار شەرقىي روما بىلەن جۇڭگونىڭ ماددىي مەدەنىيىتىنى يۈكسەلدۈرۈشتە ناھايىتى چوڭ رول ئوينىغان.

خەنزۇلار ئۇيغۇرلاردىن ۋە ئۇيغۇرلار ئارقىلىق ماددىي ۋە مەنىۋىي مەدەنىيەتكە دائىر نۇرغۇن ئېسىل قىممەتلىك بايلىقلارغا ئىگە بولغان. جاڭ چيەن مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن ئوتتۇرا ئاسىياغا ئىككىنچى قېتىم كېلىپ كەتكەندىن كېيىن ، ئۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئۈزۈم ۋە بىدە ئېلىپ كەتكەن. ئۈزۈم بىلەن بىدە پادىشاھ خەنئۇدىنىڭ ناھايىتى قەدىرلەپ ، ئېتىبار بېرىشكە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار ، بىدىلىكلەر پەيدا بولغان. بولۇپمۇ بىدە ئاتنىڭ ئاساسلىق يەم – خەشەكلىرىدىن بىرى بولۇپ ، ئات بېقىشقا ناھايىتى مۇھىم ئورۇندا تۇراتتى. شۇ چاغلاردا خەنئۇدى ھونلار بىلەن بولىدىغان ئۇرۇشلاردا ئاتلىق قوشۇننىڭ ناھايىتى مۇھىملىقىنى چوڭقۇر ھېس قىلغان. ئۇ جەڭ ئاتلىرىنى كۆپلەپ ئۆستۈرۈشكە ئالاھىدە كۆڭۈل بۆلۈۋاتقان ئىدى. جاڭ چيەن ئوتتۇرا ئاسىيادىن قايتىشىدا ئۈزۈم بىلەن بىدىدىن باشقا يەنە زىغىر ، قارامۇچ ، پىياز ، تۇرۇپ ، قوغۇن ، تاۋۇز ، گاۋا قاتارلىقلارنىڭ ئۇرۇقىنىمۇ ئېلىپ كەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ ئاشۇ نەرسىلەر جۇڭگودا تېرىلىشقا باشلىغان. دەل شۇ چاغدا ياڭاق بىلەن ئاتار كۆچىتىمۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەن. خەنزۇلار مىلادىنىڭ 5 – ئەسىرىگىچە پاختىدىن رەخ ئىشلەپچىقىرىشنى بىلمەيتتى. پەقەت 5 – ئەسىردىلا كېۋەز ئۇرۇقى (چىگىت) تۇرپاندىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەندىن كېيىنلا پاختا رەخت ئىشلەپچىقىرىش باشلانغان. ئۇنىڭدىنمۇ خەنزۇلار پاختا رەختلەرنى ئوتتۇرا ئاسىيادىن ۋە باشقا مەملىكەتلەردىن ئېلىپ كېلەتتى. قەدىمكى چاغلاردا قۇنقاۋ ، پىپا ، بالاپار قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ئىراندىن جۇڭگوغا كىرگەن بولسا ، داپ ، نەي ، سۇناي قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ، ئوتتۇرا ئاسىيادىن (ئۇيغۇرلاردىن) كىرگەن. بولۇپمۇ سۈي سۇلالىسى (581 – 618) ، تاڭ سۇلالىسى (618 – 907) دەۋرىدە ئۇيغۇرلار جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ تەرەققىياتىغا ئۆچمەس تۆھپىلەرنى قوشقان. مىلادىنىڭ 579 – يىلى كۆك تۈرك خانلىقىنىڭ بېكە (مەلىكە) لىرىدىن ئاسىنا بېكە ، شىمالى جۇ سۇلالىسى (557 – 581) نىڭ خانى جۇشۈەندىغا ياتلىق قىلىنغاندا ، تۈرك خاقانلىقىنىڭ پايتەختى ئۈتۈ كۈندىن چاڭئەنگە (شىنئەنگە) ئاسىنا بېكە بىلەن بىللە سۇ جاۋا ئاتلىق مەشھۇر مۇزىكا ئۇستازىمۇ كەلگەن. ئۇ كۆچەرلىق بولۇپ ، سۈي سۇلالىسى ۋاقتىدا (581 – 618) چاڭئەندە ئۇزۇن مۇددەت تۇرغان. سۇجاۋا شۇ مەزگىلدە ، جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ بەكمۇ تۆۋەن ، نامراتلىقىنى نەزەردە تۇتۇپ جۇڭگو مۇزىكىچىلىقىنىڭ مەزمۇنىنى بېيىتىش ، ئۇنىڭ سەنئىتىنى ناھايىتى يۇقىرى كۆتۈرۈش ئۈچۈن مۇكەممەل بولغان توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلغان. ئۇلار تۆۋەندىكىچە :

كۇچار مۇزىكىسى

قەشقەر مۇزىكىسى ،

بۇخارا مۇزىكىسى

سەمەرقەنت مۇزىكىسى

غەربىي لياۋ مۇزىكىسى

ھىندى مۇزىكىسى ،

كۆرىيە مۇزىكىسى ،

چىڭ مۇزىكىسى ،

لى خۇا مۇزىكىسى.

بۇنىڭ ئىچىدە چىڭ مۇزىكىسى بىلەن لى خۇا مۇزىكىسى جۇڭگونىڭ ئەنئەنىۋى مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن باشقا يەتتە خىل مۇزىكىنىڭ ئىچىدىن ھىندى مۇزىكىسى بىلەن كۇرىيە مۇزىكىسىنى ھېسابقا ئالمىغاندا ، قالغان بەش خىل مۇزىكا كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى.

سۇجاۋا پىيپا چېلىشقا ناھايىتى ئۇستا بولۇپ ، شۇ چاغدا جۇڭگودىن ئۇنىڭغا تەڭ كەلگەندەك بىرەر مۇزىكانت چىققان ئەمەس. شۇڭا ئۇ مۇزىكا ئۇستازى دېگەن ھۆرمەتلىك نامغا ئىگە بولغان.

جۇڭگو تاڭ سۇلالىسى دەۋرىگە كەلگەندە (618 – 907) سۇجاۋا يارىتىپ بەرگەن توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئاساسدا 640 – يىلى 10 يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلدى. بۇلار تۆۋەندىكىچە : 1. كۇچار مۇزىكىسى ، 2. قەشقەر مۇزىكىسى ، 3. تۇرپان مۇزىكىسى ، 4. غەربىي لياۋ مۇزىكىسى ، 5. بۇخارا مۇزىكىسى ، 6. سەمەرقەنت مۇزىكىسى ، 7. كامبۇزا مۇزىكىسى ، 8. كۇرىيە مۇزىكىسى ، 9. يەن مۇزىكىسى ، 10. چىڭ شاڭ مۇزىكىسى. مانا شۇ ئون يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئىچىدە ئالتە خىل مۇزىكا (بۇنىڭغا تۇرپان مۇزىكىسى قوشۇلغان) كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭ ئىچىدىكى غەربىي لياۋ مۇزىكىسىمۇ مەلۇم دەرىجىدە خەنزۇ مۇزىكىسىنىڭ تەسىرىگە ئۇچرىغان ھون مۇزىكىسى بولۇپ ، قەدىمكى ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن تاشقىرى كۇچار ئۇسۇلىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر ئۇسۇل سەنئىتىمۇ ، ئۇيغۇر مىللى ھەيكەل تاراشلىقى بىلەن رەسسامچىلىقنىڭ ئەنئەنىۋى ئالاھىدىلىكلىرىنى ئاساس قىلغان بۇددا سەنئىتىمۇ (ئاساسەن ھەيكەل تاراشلىق ۋە رەسساملىق) خەنزۇلارنىڭ ھەيكەل تاراشلىق ۋە رەسساملىق سەنئىتىگىمۇ كۈچلۈك تەسىر قىلغان. بۇنىڭغا دۇڭخۇاڭ مىڭ ئۆيىدىكى ھەيكەللەر ، تام سىزما رەسىملىرى ئىسپات بولىدۇ. شۇنىمۇ ئېيتىپ ئۆتۈش كېرەككى ، 7 – ئەسىرنىڭ باشلىرىدا خوتەنلىك ئۇيغۇر رەسسامى يۇچىزىڭ تاڭ سۇلالىسى پادىشاھى لى شىمىننىڭ (627 – 649) تەكلىۋىگە بىنائەن شەنئەنگە كېلىپ ساكيامۇنىڭ تىپىك سۈرىتىنى سىزىپ بەرگەن. جۇڭگو رەسساملىرى بۇددا رەسسامچىلىقىدىكى رەسىم سىزىش سەنئىتى ۋە غەرب ئەللىرىدىكى كىشىلەرنىڭ رەسىمىنى سىزىش سەنئىتى ئۇنىڭدىن ئۆگەنگەن. چۈنكى يۇچىزىڭ رەسسامچىلىقتا (غەرب ئۇسلۇبىدىكى رەسسامچىلىقتا) تەڭدىشى يوق رەسسام ئىدى. جۇڭگونىڭ قەدىمكى چاغدىكى مەنىۋى مەدەنىيەتنىڭ (پەلسەپە بىلەن ئەدەبىياتنىڭ) بېيىشى ۋە يۈكسۈلۈشنى ئۇيغۇرلارنىڭ قوشقان ئۆچمەس تۆھپىسىدىن ئاجرىتىپ قاراش تولىمۇ بىمەنلىك بولىدۇ. بۇددا دىنى ئەڭ دەسلەپ جۇڭگوغا تارقىلىشتىن بۇرۇن ئۇيغۇرلار ئارىسىدا يىلتىز تارتقان ئىدى. ئۇيغۇرلار ئىچىدىن چىققان مەشھۇر بۇددىست ، راھىيلار 3 – ئەسىردىن باشلاپ بۇددا دىنىنى جۇڭگوغا تونۇشتۇرۇشقا كىرىشكەن. بۇنىڭغا كۇچارلىق ئۇلۇغ بۇددىست پەيلاسۇپ ۋە مەشھۇر تەرجىمان ، شائىر كۇماراجىۋانى مىسال كەلتۈرۈش يېتەرلىك. كۇماراجىۋا (مىلادىنىڭ 344 – يىلى تۇغۇلۇپ 431 – يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) كىچىك ۋاقىتتا دادىسىغا ئەگىشىپ ھىندىستانغا بارغان. ئۇ ھىندىستاندا كۆپ يىللار تۇرۇپ بۇددىزم ئەقىدىلىرىنى تىرىشىپ ئۆگەنگەن. شۇ چاغلاردا بۇددىزم تەلىماتىدا ماخىيانا ۋە خىتايپانا دەپ ئاتىلىدىغان چوڭ ئىككى مەزھەپ ، ئىككى ئېقىم بار ئىدى. كۇماراجىۋا بۇ ئىككى چوڭ مەزھەپ ئىچىدىن خىتايپانا مەزھىپىنى قوبۇل قىلغان. ئۇ ھىندىستاندىن قايتىپ كېلىۋاتقان چاغدا قەشقەردە شورى ئاساما ئاتلىق بۇددا راھىپىغا يولۇققان ۋە ئۇنىڭدىن ماخىيانا مەزھىپىنى ئۆگىنىپ بۇرۇن قوبۇل قىلغان خىتايپانا مەزھىپىدىن ۋاز كەچكەن. كۇماراجىۋا قەشقەردىن ئۆتۈپ ئاقسۇغا كەلگەندە ئاجايىپ بىر راھىپقا يولۇققان ، ئۇ راھىپ ئۆزىنى دۇنيادا تەڭداشسىز راھىپ ھېسابلاپ ھەمىشە ماختىنىپ : "ئەگەر بۇددا ئەقىدىلىرى بويىچە بىرەر كىشى مەن بىلەن مۇنازىرىلىشىپ مېنى يېڭىدىغان بولسا ئۇنداق كىشىگە بېشىمنى كېسىپ بېرىمەن" دەيدىكەن. كۇماراجىۋا شۇ راھىپ بىلەن مۇنازىرىلىشىپ ئۇنى يېڭىپ قويدۇ. بۇ ۋەقە غەربتىكى بۇددا دۇنياسىنى زىلزىلىگە كەلتۈردى. كۇماراجىۋانىڭ داڭقى غەرب ئەللىرىگە تارقىلىدۇ. بۇ ۋەقەدىن كۇچار خانى ناھايىتى چوڭ نەخىرلىنىش ھېس قىلىپ كۇماراجىۋانىڭ ئالدىغا – ئاقسۇغا كېلىپ ئۇنى شىزەت – ھۆرمەت بىلەن كۇچارغا ئېلىپ كېتىدۇ. كۇماراجىۋانى كۇچار دۆلىتىنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاڭلايدۇ. تارىختىن خەۋرى بار كىشىلەرگە مەلۇم بولغاندەك كۇماراجىۋا مەلۇم سەۋەبلەر بىلەن مىلادىنىڭ 385 – يىلى ھازىرقى گەنسۇنىڭ ئۇيىغا كەلگەن. ئۇ شۇ جايدا 15 يىل تۇرغان. كۇماراجىۋا شۇ مەزگىلدە خەنزۇ يېزىقىنى (تەلىپى) پۇختا ، مۇكەممەل ، چوڭقۇر ئۆگەنگەن. شۇ چاغدىكى جۇڭگو تارىخىدا "ئىككى چىن سۇلالىسى" بىلەن "شىمالىي ۋە جەنۇبىي سۇلالىلەر دەۋرى" دەپ ئاتالغان ناھايىتى قالايمىقان (ئاساسەن تۇرۇش قالايمىقانچىلىقى) بىر دەۋر ئىدى. جۇڭگودىكى بەزى خانلىقلارنىڭ ئالىي ھۆكۈمرانلىرى بۇددا دىنىنىڭ نادان ، ساددا خەلقلەرنى ئاسانلا ئالداپ كېتەلەيدىغان پاسسىپ ئىدىيىسىدىن پايدىلىنىپ خەلقنى بىخۇلاشتۇرۇپ ئۆزلىرىگە قارشى چىقمايدىغان بۇۋاش پۇقرالارغا ئايلاندۇرۇش ئۈچۈن ھىچنەرسىگە قارىماي بارلىق تىرىشچانلىقلارنى كۆرسىتىپ ، بۇددا دىنىنى تەشەببۇس قىلىۋاتقان ئىدى. بۇددا دىنىغا كۈچلۈك تەرىپدار بولغان كېيىنكى چىن خانلىقى (384 – 417) نىڭ خانى ياۋشىيىن (مىلادىنىڭ 394 – يىلىدىن 415 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 401 – يىلى كۇماراجىۋانى تەكلىپ قىلىپ ئۆيىگە ئېلىپ كەلگەن ۋە ئۇنى دۆلەتنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاڭلىغان. ياۋشىيىننىڭ يارىتىپ بەرگەن كەڭ ئىمكانىيىتىدىن پايدىلانغان كۇماراجىۋا شەنئەندىكى مەشھۇر بۇددا ئىبادەتخانىلىرىنىڭ بىرىدە 3000 شاگىرتقا بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس بەرگەن. ياۋشىيىن دائىم ئىبادەتخانىغا بېرىپ ئۇنىڭ دەرسىنى ئاڭلىغان. كېيىنكى چاغلاردا ئۇنىڭ شاگىرتلىرىدىن بىرقانچىسى "دانىشمەن – ئەۋلىيا" دېگەن نامغا ئىگە بولغان. كۇماراجىۋا شەنئەندە بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس ئۆتكەندىن تاشقىرى بۇددا نامىزلاردىن 384 جىلىدلىق 74 پارچە كىتابنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. بۇنىڭدىن باشقا بەدىئىيلىكى ناھايىتى كۈچلۈك بولغان بۇددا رىۋايەتلىرىدىن ناھايىتى نۇرغۇن ئەسەرلەرنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. ئۇنىڭ قولىدىن چىققان تەرجىمە ئەسەرلەرنىڭ تىلى بەكمۇ راۋان ، مەزمۇنى چوڭقۇر بولسىمۇ ، چۈشىنىشلىك بولغان. كۇماراجىۋانىڭ دىن ، پەلسەپە ، ئەدەبىيات ساھەسىدىكى پائالىيىتى جۇڭگو بۇددىزم پەلسەپىسىنىڭ ۋە ئەدەبىياتنىڭ تەرەققىياتىغا ناھايىتى كۈچلۈك تەسىر كۆرسەتكەن. شۇنىڭ ئۈچۈن ، ئۇ ، ئۇلۇغ بۇددىست ، پەيلاسوپ ، داڭلىق تەرجىمان ، تالانتلىق شائىر دېگەن نامغا ئىگە بولغان. خۇلاسە قىلىپ ئېيتقاندا ، قەدىمكى چاغدىن تارتىپ 15 – ئەسىرگىچە (ئۇلۇغ ساياھەتچى ماگىلان غەرب بىلەن شەرق ۋە شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى دېڭىز ، ئوكيان يولىنى ئاچقۇچى) ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى (ئاتالمىش يىپەك يولى) يالغۇزلا غەرب بىلەن شەرق ئەللىرى ئارا سودا تارقىلىش ئىقتىساد ئالماشتۇرۇش يولى بولۇپلا قالماستىن ، مەدەنىيەت ئالماشتۇرۇش تارقىلىش شەرق ئەللىرى بىلەن غەرب ئەللىرىنىڭ قەدىمكى ئەنئەنىۋى مىللى مەدەنىيىتى ئاساسىدا شانلىق ، يۈكسەك مەدەنىيەت يارىتىشدا ئالتۇن كۆۋرۈكلۈك رول ئوينىغان. بۇلۇپمۇ بۇ ئۇلۇغ تارىخىي مۇجىزىدە ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئاساسى (تۈگىتىش ۋە تونۇشتۇرۇش جەھەتتە) رولىنى ئوينىغان.

ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئۆز تارىخىنىڭ ئۇزاق داۋام قىلغان قەدىمكى باسقۇچلىرىدا ئىران ، ئەھمانلار سۇلالىسى (مىلادىدىن 700 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، گىرىك باكتىرىيە پادىشاھلىقى (مىلادىدىن 250 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ياۋچىلار دۆلىتى بولغان توخارىستان (مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، كوشات ئېمپىرىيىسى (مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 420 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ، ئاق ھون ئېمپىرىيىسى (مىلادىنىڭ 420 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) قاتارلىق دۆلەتلەرنىڭ قەدىمكى چاغدىكى شانلىق مەدەنىيىتىنى يارىتىشىدا قاتناشقان بولسا ، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) ناھايىتى يۈكسەك مەدەنىيەتنى ياراتقۇچىلار قاتارىدىن ئۆستۈن ئورۇن ئالغان ئىدى.